حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں

مُفتی مُحمّد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ پنجاب
1- فصیح روڈ اسلامیہ پارک لاہور، فون: 7594003

Marfat.com

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

رضاعی مائیں اور رضاعی بھائی بہنیں

تالیف

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ پنجاب

11/3/1987

Marfat.com

297.9921
م 24145
141374

کتاب کا نام	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں اور بھائی بہنیں
مصنف	مفتی محمد خان قادری
بار	اول
اشاعت	جون ۱۹۹۶ء
تعداد	ایکہزار
ناشر	عالمی دعوتِ اسلامیہ پنجاب
طابع	
مطبع	
کاتب	سید قمر الحسن ضیغم قادری، لاہور
قیمت کتاب	

Marfat.com

اهداء

محترمہ والدہ مرحومہ

کے

نام

Marfat.com

Marfat.com

فہرست!

۱	۰ اھداء	۳
۲	ابتدائیہ	۱۱
۳	حقیقی والدہ حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا	۱۳
	نسبی والدہ نے کتنے دن دودھ پلایا ؟	"
۴	حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا	۱۴
	ان کی آزادی کا فائدہ	"
	حضرت ثویبہ کا اکرام و احترام	۱۶
	کیا ثویبہ اسلام لائیں ؟	"
	آپ کی ہر رضاعی والدہ اسلام لائیں	۱۷
۵	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا	۱۸
	حضرت حلیمہ سعدیہ کا تعارف	"
	حضرت حلیمہ کی مکہ آمد	"
	اسے حلیمہ خاتون ہی دودھ پلائے گی	۲۰
	بیٹے کے لیے بنو سعد آل ابی زدیب میں دودھ کا انتظام کرو	۲۲

Marfat.com

میں حسن وجمال میں گم ہو گئی	۲۳
نوری شعاعیں آسمان تک	۲۴
آپ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا	"
حلیمہ کی گود میں	۲۵
عدل وانصاف	"
حجرِ اسود اور چہرہ اقدس کا بوسہ	۲۶
سواری کا تین دفعہ کعبہ کی طرف سجدہ	۲۷
سواری کی ایمان افروز گفتگو	۲۸
بکریوں کی مبارک یاد	۲۹
پتھروں کا سلام — درختوں کا استقبال	"
علاقہ کی شادابی	"
خوشبوؤں کی برات	۳۰
حلیمہ کا گھر فیضان کا گہوار	"
دستِ اقدس کی برکت	۳۱
بکری کا سجدہ اور بوسہ	۳۲
پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے	"
کھیلنے سے اجتناب	"
ہماری تخلیق کھیلنے کے لیے نہیں ہوتی	۳۳
حلیمہ کے گھر چراغ کی ضرورت نہ رہی	"
آپ کی نشو ونما	"
کبھی بستر پر بول وبراز نہیں کیا	"

Marfat.com

آپ کے بول و براز کا وقت مقرر تھا	۳۵
غیب سے نظافت کا اہتمام	"
کبھی ستر ننگا نہ ہونے پاتا	"
ہر روز آفتاب کی طرح نور کا ڈھانپنا	۳۶
کبھی ضد نہیں کی اور نہ ہی کبھی روئے ۔	"
سب سے پہلی گفتگو	"
ہر کام سے پہلے بسم اللہ کا پڑھنا	۳۷
میں بھی بھائیوں کے ساتھ جانا چاہتا ہوں	۳۸
رضاعی بھائی بہنوں کے تاثرات	"
وہاں بکریاں اور اونٹ چرائے ۔	۳۹
سیدہ حلیمہ کے ہاں کتنا عرصہ رہے	۴۱
چار سال کا قول راجح ہے	"
آپ کا رب حفاظت فرمائے گا	"
اے اہل مکہ نور کی واپسی پر مبارک ہو	۴۲
حضرت حلیمہ کا متعدد مرتبہ آپ کی خدمت میں آنا	"
سیدہ خدیجہ کا چالیس بکریاں پیش کرنا	۴۴
حضور کا ادب و احترام سے پیش آنا	"
کھڑے ہو کر استقبال کرنا	۴۵
اسلام قبول کرنا	۴۶
آپ سے احادیث بھی مروی ہیں	"
حضرت عبداللہ بن جعفر آپ کے شاگرد ہیں	۴۷

Marfat.com

منکرین کا رد ۴۷
سیدنا ابوبکر و عمر کے پاس تشریف لانا ۴۸
آپ کے اسلام پر مستقل کتاب ۴۹
امام زرقانی کی اسلامِ حلیمہ پر دلیل ۵۰
جنت البقیع میں مزار پرانوار ۵۱
یہ بھی آپ کے اسلام پر دلیل ہے ۵۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدہ حلیمہ کا احترام 〃
اجتماعی ملاقات 〃
آپ کے شوہر کا اسلام لانا ۵۳
مذکورہ دو خواتین کے علاوہ کسی خاتون کو
رضاعی ماں قرار دینا مناسب نہیں ۵۴
۶ سعدیہ خاتون ۵۵
۷ حضرت خولہ بنت المنذر ۵۶
۸ قبیلہ بنو سلیم کی تین خواتین ۵۷
۹ اہلِ سیر کی غلط فہمی 〃
۱۰ حضرت ام فردہ رضی اللہ عنہا ۵۹
۱۱ حضرت ام ایمن برکہ بنت حفص رضی اللہ عنہا 〃
حضرت ام ایمن اور سفرِ مدینہ ۶۱
والدہ محترمہ کے اقوال زریں ۶۲
یہ امت کے نبی ہیں 〃
اعلان نبوت سے پہلے ایمان لانا ۶۳

Marfat.com

	ام ایمن کنیت کی وجہ	۶۳
	حضرت ام ایمن کا احترام	۶۴
	سیدنا ابوبکر کا معمول	"
	یہ میری والدہ ہیں	۶۶
	آپ کے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی	"
	آسماں سے پانی کا ڈول	"
	حضرت ام ایمن کا وصال	۶۷
۱۲	آپ کے رضاعی بھائی بہن	۶۹
۱۳	سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ	"
	حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی ہونے کا تذکرہ	"
۱۴	حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد	۷۰
۱۵	حضرت مسروح بن ثوبیہ	۷۱
۱۶	حضرت عبداللہ بن حارث	"
۱۶	حفص بن حارث	۷۲
۱۷	امیہ بنت حارث	۷۳
۱۸	حذافہ المعروف شیما بنت حلیمہ	"
۱۹	نام کے بارے میں اختلاف	"
۲۰	حضرت شیما کا نسب	۷۴
۲۱	حضور کی خدمت	"
۲۲	سیدہ حلیمہ اور حضور کی جدائی	۷۵
۲۳	حضرت شیما اور بادل کا سایہ	"

Marfat.com

۲۴ بعض لوگوں کا رد ۷۷
دونوں اقوال میں تطبیق ۶
حضرت شیما کی لوریاں ۷۸
میں تمہارے نبی کی ہمشیرہ ہوں ۷۹
حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو ۸۰
اسلام لاکر واپس قبیلہ میں ۸۰
بجاد کے لیے سفارش ۸۱
۲۵ رضاعی چچا ابو ثروان کی حضور سے ملاقات اور اس کے تاثرات ۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

درج ذیل فوائد کے حصول اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے یہ کتابچہ تحریر کیا گیا ہے۔

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی رشتہ داروں سے آگاہی۔

۲۔ اس بات کو اجاگر کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کے لیے کتنے اعلیٰ خاندان کو منتخب فرمایا۔

۳۔ اس سے بھی آگاہی ہو جائے کہ جس جس فرد (مرد و زن) کو حضور سے رشتۂ رضاعت نصیب ہوا وہ دولتِ اسلام سے مالا مال ہوا۔

۴۔ خصوصاً سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے قبولِ اسلام کے ثبوت پر تفصیلی گفتگو اور مخالفین کا رد

۵۔ یہاں یہ تحقیق بھی کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں کون کون ہیں۔

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی چار سالہ عمر کا ایک خاکہ بھی سامنے لانا مقصود ہے۔

۷۔ اس عمر میں آپ کے وہ مبارک معمولات جو کائنات کے دیگر تمام بچوں سے آپ کو ممتاز کرتے ہیں۔ مثلاً بچپن میں عدل و انصاف، ستر کا ننگا نہ ہونا، بول و براز کے لیے وقت کا تعین، نظافت کا خصوصی اہتمام، اللہ کے نام سے

Marfat.com

گفتگو کا آغاز۔ اور ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا وغیرہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔

۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمر کے معمولات کا مشاہدہ کرنے والوں کے تاثرات کو جمع کر دیا گیا ہے تاکہ اہلِ ایمان کے ایمان کو تازگی نصیب ہو اور انہیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت و پاکیزگی کے بارے میں جو یقین ہے اس میں اضافہ ہو جائے۔

۹۔ محافلِ میلاد و سیرت میں آپ کی اس مبارک عمر کا تذکرہ بھی آتا ہے اس میں دیکھا یہ گیا ہے کہ واعظین ایسی بے بنیاد باتیں بھی بیان کر جاتے ہیں جن کا اثر سامعین کے اذہان پر اچھا مرتب نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے مسلک کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ اس مقالہ کے ذریعے کچھ مستند مواد بھی مہیا کرنا مقصود ہے۔

۱۰۔ اس تحریر کے ذریعے اس بات کو بھی آشکار کرنا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ السلام کی ہر ہر گھڑی اور ہر ہر ساعت بلکہ ہر ہر لمحہ کو کس طرح اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

یاد رہے ہم ایک مقالہ "حبیبِ خدا سیّدہ آمنہ کی گود میں" تحریر کر رہے ہیں جس میں بوقت ولادت انوار و تجلیات اور مقام مولد النبی پر مستند مواد جمع کیا جائے گا۔ اس کی تکمیل کے لیے دعا کی التجا ہے۔

محتاجِ دعا

محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء

بروز اتوار

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جن خواتین نے دودھ پیش
رنے کا شرف پایا ان کی تعداد تین ہے۔ ان میں سے ایک آپ کی حقیقی والدہ
در دو رضاعی مائیں ہیں:۔

۱۔ حضرت سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا

سب سے پہلے یہ شرف آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کو عطا
۔ انہوں نے آپ کو کتنے دن دودھ پلایا اس بارے میں چار اقوال ہیں:

۱۔ نو دن ۔ امام زرقانی نے صاحب المورد والغدر کے حوالے سے لکھا ہے:

امہ ارضعتہ تسعۃ ایام۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو نو دن دودھ پلایا۔

۲۔ سات دن۔ امام محمد بن یوسف الصالحی نے انہی سے سات دن کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

۳۔ تین دن کا قول بھی ہے۔

۴۔ بعض نے سات ماہ کا قول کیا ہے۔ لیکن یہ قول مردود ہے۔ امام زرقانی لکھتے ہیں:

لہ آپ کے تفصیلی حالات جاننے کے لیے ہماری کتاب "حبیبِ خدا سیدہ آمنہ کی گود میں" کا مطالعہ کیجئے۔

Marfat.com

وھو وھم کانہ اشتبہ علیہ سبعۃ ایام باشھر او تحرف ذلک علی الناقل عنہ۔ (زرقانی ۱۱:۱۳۷)

یہ وہم ہے۔ سات دن کی جگہ سات ماہ کا اشتباہ ہوگیا ہے یا ناقل نے تحریف کر دی ہے۔

۲۔ حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ کی والدہ محترمہ کے بعد جس خوش نصیب خاتون نے حضور کو اپنی گود میں لیا ان کا اسم گرامی حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

اول من ارضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثویبۃ ایاما قبل ان تقدم حلیمۃ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱:۱۵۷)

سیدہ حلیمہ کی آمد سے قبل جس خاتون نے آپ کو چند یوم دودھ پلایا ان کا اسم گرامی ثویبہ ہے۔

یہ ابولھب کی لونڈی تھیں۔ حضور کی ولادت کے وقت اس نے ابولھب کو بھتیجے کی خوشخبری دی تو:

اعتقھا فارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو اس نے اُسے آزاد کر دیا اور اس نے حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا۔

حضور سے پہلے انہوں نے حضرت حمزہ اور بعد میں ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا لہٰذا یہ دونوں آپ کے رضاعی بھائی ٹھہرے۔ حضور کے ساتھ ان کے حقیقی بیٹے مسروح شریک تھے۔

اُن کی آزادی کا فائدہ

ابولھب مرنے کے ایک سال بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خواب میں

Marfat.com

ملا تو انہوں نے پوچھا کیسی گزری ؟ کہنے لگا :

مالقیت بعدکم راحۃ	تمہاری جدائی کے بعد آرام نہیں
الا ان العذاب یخفف	پایا بلکہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں
عنی کل یوم اثنین	تاہم جب سوموار کا دن آتا ہے تو
	میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی
	ہے ۔

عذاب میں یہ کمی کس عمل کی بنیاد پر تھی؟ یہ حضرت عباس کی زبانی سنیے !

ان النبی صلی اللہ علیہ	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے
وسلم ولد یوم اثنین و	دن پیدا ہوئے اس نے اس خوشی
کانت ثویبۃ بشرت	میں اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا کیونکہ
ابا لھب بمولدہ فاعتقھا	اس نے اسے آپ کی ولادت کی اطلاع
(فتح الباری ، ۹ : ۱۴۵)	دی تھی ۔

لہٰذا جب سوموار کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے سبب عذاب میں تخفیف فرما دیتا ہے ۔

اس واقعہ سے علماء امت نے اس پر استدلال کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اگر کافر بھی کرے تو اسے بھی محروم نہیں رکھا جاتا بلکہ اس پہ اسے اجر دیا جاتا ہے ۔ امام محمد بن یوسف الصالحی رقمطراز ہیں :

قالوا لانہ لما بشرتہ	علماء نے بیان کیا کہ جب ثویبہ نے
ثویبۃ بمیلاد ابن اخیہ	ابو لھب کو اس کے بھتیجے محمد بن عبداللہ
محمد بن عبد اللہ صلی	کی ولادت کی بشارت دی تو اس نے
اللہ علیہ وسلم اعتقھا	اسے فی الفور آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

من ساعته فجوزی بذلك لذلك۔

(سبل الهدی ۱۰:۵۸۴)

نے اس کے عوض اس کے عذاب میں تخفیف فرمادی ۔

حضرت ثویبہ کا اکرام واحترام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ حضرت ثویبہ کا احترام کرتے تھے حتیٰ کہ مدینہ منورہ سے ان کے لیے مکہ معظمہ تحائف ارسال فرمایا کرتے :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث اليها من المدينة بكسوة وصلة حتى ماتت بعد فتح خيبر فسأل عن ابنها مسروح فقيل قد مات فسأل عن قرابتها فقيل لم يبق منهم احدا۔

(سبل الهدى ۱۱ : ۵۹۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ کی طرف مدینہ طیبہ سے کپڑے اور خرچہ بھیجا کرتے تھے حتیٰ کہ جب فتح خیبر کے بعد ان کا وصال ہوگیا تو آپ نے ان کے بیٹے مسروح کے بارے میں پتہ کروایا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں پھر آپ نے پوچھا کیا ثویبہ کا کوئی عزیز زندہ ہے ؟ عرض کیا گیا کہ ان کا کوئی عزیز باقی نہیں رہا ۔

کیا ثویبہ اسلام لائیں ؟

ان کے اسلام لانے کے بارے میں اختلاف ہے ۔ محدث ابن منده

Marfat.com

کہتے ہیں :

اختلف فی اسلام ثویبۃ (زرقانی، ۱ : ۱۳۷)

حضرت ثویبہ کے اسلام کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

امام ابو نعیم فرماتے ہیں :

لا اعلم احدًا اثبت اسلامها۔ (الاصابہ، ۴ : ۲۵۷)

میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے ثویبہ کے اسلام کا قول کیا ہو۔

آپ کی ہر رضاعی والدہ اسلام لائیں

اہلِ سیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں لکھا ہے کہ جس خاتون نے بھی آپ کو دودھ پلایا اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی دولت سے نوازا۔

حافظ ابوبکر بن العربی سراج المریدین میں تحریر کرتے ہیں :

انہ لم ترضعہ مرضعۃ الا اسلمت۔ (زرقانی، ۱ : ۱۳۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس خاتون نے بھی دودھ پلایا وہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئیں۔

اگر یہ ضابطہ پیشِ نظر ہو تو پھر حضرت ثویبہ کا بھی اسلام لانے کا قول ترجیح پا جائے گا۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی فرماتے ہیں :

بعضے محدثین اورا از صحابیات شمردہ۔ (مدارج النبوۃ، ۲ : ۱۹)

بعض محدثین نے حضرت ثویبہ کو صحابیات میں شمار کیا ہے۔

طالب ہاشمی لکھتے ہیں :

حضرت ثویبہ کے قبولِ اسلام پر متعدد اہلِ سیر متفق ہیں۔

(تذکارِ صحابیات، ۲۲۴)

Marfat.com

۲ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

سب سے زیادہ اپنی گود میں حضور علیہ السلام کو رکھنے کا شرف جس خاتون کو حاصل ہوا وہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی رضاعی والدہ ہونے میں انہیں بہت زیادہ شہرت حاصل ہے ۔

حضرت حلیمہ کا تعارف

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا گیا ہے ۔ حلیمہ بنتِ ابی ذویب ابن عبداللہ بن سجنہ بن ردغام بن ناصرہ بن قصیبہ ابن سعد بن بکر بن ہوازن ۔

امام نووی لکھتے ہیں کہ ان کی کنیت ام کبشہ ہے اور ان کے شوہر کا نام حارث بن عبد العزی ہے ۔ یاد رہے حضرت حلیمہ کے والد گرامی ابوذویب کا نام عبداللہ بن حارث ہے ۔ بعض نے حارث بن عبداللہ تحریر کیا ہے ۔

(زرقانی ، ۱ : ۱۴۱)

حضرت حلیمہ کی مکہ آمد

شرفاء مکہ کا دستور تھا کہ شہر کے لوگ اپنے شیر خوار بچوں کو بدوی آبادی اور دیہات میں بھیجدیا کرتے تھے تاکہ بچے کھلی فضا میں بہتر نشوو نما پانے کے ساتھ ساتھ لسانی فصاحت و شستگی اور عرب کی خالص زبان حاصل کریں ۔ مدتِ رضاعت کے بعد معقول معاوضہ دے کر بچوں کو واپس لایا جاتا تھا ۔ اسی لیے نواحِ مکہ کے قبائل کی بدوی عورتیں سال میں دو مرتبہ — بہار اور خزاں میں — بچوں کی

Marfat.com

تلاش میں شہر مکہ آیا کرتی تھیں۔ چنانچہ اسی دستور کے مطابق اس سال قبیلہ بنو سعد کی جو دس عورتیں بچوں کو حاصل کرنے کے لیے مکہ آئیں ان میں ایک خاتون حلیمہ رضی اللہ عنہا سعدیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شیر خوار عبداللہ نامی بچہ، ان کا شوہر حارث، اور ایک اونٹنی تھی اس سفر کی روئیداد حضرت حلیمہ خود بیان کرتی ہیں۔

قدمت مکة فی نسوة من بنی سعد نلتمس بھا الرضعاء فی سنة شہباء فقدمت علی اتان لی قمراء کانت اذمت بالرکب ومعی صبی لنا و شارف لنا واللہ ما تبض بقطرة وما ننام لیلنا ذلک اجمع مع صبینا ذاک ما نجد فی ثدیی ما یغنیہ ولا فی شارفنا ما یغنیہ

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر ۱: ۲۲۵، ۲۲۶)

میں بنی سعد کے خاندان کیساتھ مکہ میں بچوں کو حاصل کرنے کے لیے آئی۔ حالت یہ تھی کہ اس سال شدید قحط تھا۔ میری سواری نہایت ہی کمزور اور لاغر تھی جس کا چلنا دشوار تھا میرے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جو دودھ کے ساتھ سیر نہ ہو پاتا اور نہ ہی ہمارے پاس سیر ہو کر کھانے کے لیے کوئی چیز تھی ساری رات اس بچے کی روتے اور ہماری جاگتے بسر ہو جاتی۔

سواری کے لاغر ہونے کی وجہ سے حضرت حلیمہ مکہ میں دوسری دائیوں کے بعد پہنچیں۔ تمام کی تمام عورتیں بچے حاصل کر چکی تھیں لیکن کسی خاتون نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ یتیم ہیں لہٰذا معقول معاوضہ نہیں ملے گا، نہ لیا۔ جب حلیمہ کو پتہ چلا کہ سوائے آپ کے کوئی دوسرا بچہ نہیں رہا، اپنے خاوند سے کہا:

واللہ انی اکرہ ان ارجع — اللہ کی قسم اب میں خالی نہیں جاؤں

Marfat.com

من بين صواحي ليس معي رضيع لانطلقن الى ذلك اليتيم فلاخذنه	گی، میں اس یتیم بچے کے ہاں جاتی ہوں اور اسے ساتھ لے جاتی ہوں۔

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ۱: ۲۲۶)

اس کے خاوند حارث نے کہا:

لا علیك ان تفعلی عسی اللّٰہ ان یجعل لنا فیه برکة۔	ایسا ضرور کر لینا چاہیئے۔ شاید اللّٰہ تعالیٰ اسی میں برکت عطا فرمائے۔

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ۱: ۲۲۶)

اسے حلیمہ خاتون ہی دودھ پلائے گی

فرماتی ہیں کہ جب محلہ بنی ہاشم میں آپ کا مکان تلاش کرتی ہوئی میں وہاں پہنچی تو آپ کے دادا عبدالمطلب سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے پوچھا:

من انت؟	تو کون ہے؟

میں نے عرض کیا:

انا امرۃ من بنی سعد	میرا تعلق بنی سعد سے ہے۔

فرمایا:

ما اسمك؟	تیرا نام؟

میں نے اپنا نام حلیمہ بتایا:

فتبسم عبد المطلب و قال بخ بخ سعد وحلم خصلتان فیهما خیر و	تو وہ مسکرائے اور فرمایا بس بس سعادت اور حلم کا اجتماع۔ ان میں خیر اور عزّت ہی عزت ہے۔

Marfat.com

عن الابد۔ (انسان العیون ۱ : ۱۴۷)

نام وغیرہ پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ جب حلیمہ مکہ شریف میں داخل ہوئی تھیں تو عبدالمطلب کو ہاتف غیبی کی طرف سے یہ آواز آئی تھی :

ان ابن آمنۃ الامین محمدًا خیرالانام وخیرۃ الاخیار

(یہ آمنہ بی بی کا امین بیٹا محمد ہے جو تمام مخلوق اور تمام منتخب لوگوں سے افضل ہے)

ما ان لہ غیر الحلیمۃ مرضعۃ نعم الامینۃ ھی علی الابرار

(اس بچے کو حلیمہ خاتون کے علاوہ کوئی عورت دودھ نہیں پلائے گی اور وہ نہایت نیک اور امانتدار ہیں)

مامونۃ من کل عیب فاحش ونقیۃ الاثواب و الازرار

(وہ ہر عیب سے محفوظ ہے اور نہایت لطیف اور پاکیزگی والی ہے)

لا تسلمنہ الی سواھا انہ امر وحکم جا من الجبار

(اس خاتون کے علاوہ کسی کے سپرد نہ کرنا اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے)

بعض روایات میں یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ ہوئی تو آسمان سے یہ ندا دی گئی اس بے مثل دُرِّ یتیم کی خدمت دکفالت کون کرے گا ؟ زمین وآسمان کی تمام مخلوق میں سے ہر ایک نے اس خواہش کا اظہار کیا کاش یہ خدمت مجھے نصیب ہو جائے تو قدرت کی طرف سے آواز آئی ۔

یاجمیع المخلوقات ان اللہ	اے مخلوق اللہ تعالیٰ نے ازل سے یہ
کتب فی سابق حکمتہ القدیمۃ	فیصلہ فرما دیا ہے کہ اس کے مبارک نبی
ان نبیہ الکریم یکون رضیعہ	کو گود میں اٹھانے والی حلیمہ ہو گی ۔
لحلیمۃ الحلیمۃ ۔	

(زرقانی ۱ : ۱۴۱)

Marfat.com

بیٹے کے لیے بنی سعد میں دودھ پلانے کا انتظام کرو

آپ کے دادا کے علاوہ آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی اس پر آگاہ کر دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلیمہ کو جب آپ کی دیگر عظمتوں سے آگاہ فرمایا تو ساتھ فرمایا:

قیل لی ثلاث لیال استرضع ابنك فی بنی سعد ثم فی آل ابی ذویب

(طبقات ابن سعد، ۱: ۱۱۱)

مجھے تین دن سے خواب میں کہا جا رہا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے بنی سعد، آل ابی ذویب سے دودھ پلانے کے لیے انتظام کرو۔

یہ سن کر حضرت حلیمہ نے عرض کیا:

فان زوجی ابو ذویب

میرا خاوند ہی ابو ذویب ہے۔

اس کے بعد عبدالمطلب حلیمہ سے یوں مخاطب ہوئے:

"اے حلیمہ یہ میرا بچہ یتیم ہے۔ اسے دیگر خواتین اس لیے نہیں لے گئیں کہ انہیں معقول معاوضہ کی امید نہ تھی۔ اگر تو پسند کرتی ہے کہ تیرے بخت جاگ جائیں تو اسے لے جا۔" حلیمہ نے انہیں کہا کہ آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تاکہ میں اپنے خاوند سے دوبارہ مشورہ کر لوں۔

فانصرفت الی صاحبی فاخبرته فکان اللہ قذف فی قلبه فرحا وسرورا فقال لی یا حلیمہ خذیہ۔

(انسان العیون، ۱: ۱۴۷)

میں نے جا کر اپنے خاوند سے تمام ماجرا عرض کیا لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اتنی خوشی اور فرحت پیدا کر دی تھی کہ فی الفور کہنے لگے کہ حلیمہ دیر مناسب نہیں اس

161374

Marfat.com

خوش بخت بچے کو حاصل کر لے۔

میں جلدی سے واپس گئی تو حضرت عبدالمطلب میرا انتظار کر رہے تھے جب میں نے بچہ لانے کو کہا تو ان کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ ساتھ چلنے کو کہا۔ آپ مجھے اس مکان میں لے گئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ کی والدہ نے مجھے خوش آمدید کہا۔

پہلی زیارت

جب میں مولد النبی (جائے ولادت) میں داخل ہوئی تو دیکھا:

فاذا هو مدرج فی ثوب صوف ابیض من اللبن و تحته حریرة خضراء راقد علی قفاه یغطیفوح منه رائحة المسك۔	آپ دودھ سے بھی سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور نیچے سبز رنگ کا بچھونا ہے، آپ سوئے ہوئے تھے اور آپ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔

(انسان العیون ۱: ۱۴۷)

میں حسن و جمال میں گم ہو گئی

جب کپڑے کو چہرۂ اقدس سے ہٹایا گیا،

فاشفقت ان اوقظه من نومه لحسنه وجماله	تو میں آپ کے حسن و جمال میں اس طرح گم ہو گئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی۔

(انسان العیون ۱: ۱۴۷)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ان الفاظ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

Marfat.com

پس بخواستم کہ بیدار می کنم اورا از خواب پس عاشق شدم بر حسن وجمال وے۔ (مدارج النبوۃ ۲: ۱۹)

جگانا چاہا مگر میں آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر رہ گئی۔

نوری شعاعیں آسمان تک

جب میں کچھ سنبھلی تو میں نے نزدیک ہو کر آپ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا۔

فوضعت یدی علی صدرہ فتبسم ضاحکا وفتح عینیہ الیّ فخرج من عینیہ نور حتی دخل خلال السماء وانا انظر فقبلتہ بین عینیہ واخذتہ

(الآثار المحمدیہ لاحمد زینی دحلان ۱: ۴۷)

آپ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا جب آپ نے آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ آنکھوں سے ایک نور نکل رہا ہے اور اس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ میں رہ نہ سکی۔ میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (جبین مقدس پر) بوسہ دیا اور گود میں اٹھا لیا۔

آپ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا

صاحب سیرت حلبیہ نے حضرت حلیمہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

وما حملنی علی اخذہ (ای فی ابتداء الامر) الا انی لم اجد غیرہ والا فما ذکرتہ

جب لینے گئی تھی تو مجبوری تھی کہ کوئی بچہ نہ ملا تھا لیکن جب زیارت سے مشرف ہو گئی تو اب آپ کو

Marfat.com

من اوصافه مقتض لاخذه۔ (سیرت حلبیہ ۱:۱۴۷)

لے جانا میرا تقاضا بن گیا۔

حلیمہ کی گود میں

حلیمہ سعدیہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ایک پستان سے ان دنوں دودھ نہیں آ رہا تھا۔ اس ضمن میں امام ہمدانی سبعیات میں حلیمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ان احد ثدیی حلیمہ کان لا یدر اللبن منہ فلما وضعتہ فی فم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در اللبن۔ (انسان العیون ۱:۱۴۷)

کہ میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیش کیا تو آپ کی برکت سے اس سے بھی دودھ جاری ہو گیا۔

آپ کی برکت سے میرے دوسرے بچے کو بھی سیر ہو کر دودھ پینا نصیب ہوا۔ میرا خاوند جب اونٹنی کا دودھ دوہنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں اور اس نے اتنا دودھ دیا کہ ہم تمام نے سیر ہو کر پیا۔ آج ہم نے اطمینان کے ساتھ رات بسر کی۔

عدل و انصاف

امام ابن سبعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ فرمایا کرتیں۔

کنت اعطیہ صلی اللہ علیہ وسلم الثدی فیشرب منہ ثم احولہ الی الثدی

میں جب آپ کو دایاں دودھ پیش کرتی تو آپ نوش فرماتے پھر بائیں جانب رُخِ انور کرتی تو

Marfat.com

الا یسر فیأبی ان یشرب منه
(سبل الهدیٰ، ۱: ۳۷۷)

تو آپ دودھ پینے سے انکار فرما دیتے۔

علماء امت نے بیان کیا کہ یہ اعراض عدل و انصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لیے تھا۔

و ذلك من عدله صلی الله علیه وسلم لانه علم ان له شریکا فی الرضاعة۔
(سبل الهدیٰ، ۱: ۳۷۷)

یہ اعراض عدل کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ کو علم تھا کہ میرے ساتھ دودھ پینے میں میرا دوسرا بھائی بھی شریک ہے۔

حجرِ اسود کا چہرۂ اقدس کے بوسے لینا

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد جب ہم نے صبح واپسی کا ارادہ کیا تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں آپ کو اٹھا کر حرمِ کعبہ میں لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب آپ کو حجرِ اسود نے دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرۂ اقدس کے ساتھ چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اس روایت کو یوں نقل کرتے ہیں:

روی ان حلیمة لما اخذته دخلت علی الاصنام فنکس الهبل رأسه وکذا جمیع الاصنام من اماکنها تعظیما له وجاءت به الی الحجر

یہ منقول ہے کہ جب حلیمہ آپ کو لے کر حرمِ کعبہ میں گئیں تو تمام بتوں نے اپنے سروں کو جھکا دیا وہ آپ کو حجرِ اسود کے پاس لے کر پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ کی طرف

Marfat.com

الاسود لیقبله فخرج من مکانه حتی التصق بوجهه الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (المظہری، ۶ : ۵۲۸)	بڑھ کر آپ کے چہرۂ اقدس کے سا چمٹ گیا۔

سواری کا کعبہ کی طرف تین دفعہ سجدہ

طوافِ کعبہ سے فارغ ہو کر میں نے حضورؐ کو جب اپنے آگے سواری پر بٹھایا تو

فنظرت الی الاتان قد سجدت نحو الکعبۃ ثلاث سجدات و رفعت راسها الی السماء۔	تو میری سواری نے کعبہ کی جانب تین دفعہ سجدہ کیا۔ اور آسمان کی طرف سر اٹھایا۔

(المواہب اللدنیہ ۱ : ۱۵۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے یہی بات یوں بیان کی ہے :

وچوں بکعبہ رسید سجدہ کرد سہ سجدہ۔ (مدارج ۲ : ۲۰)	جب سواری کعبہ کے سامنے گئی تو اس نے تین سجدے کئے۔

امام زرقانی سواری کی سجدہ ریزی اور گفتگو پر لکھتے ہیں :

وفی نطقها وسجودها قبل ارهاص للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامۃ لحلیمۃ۔ (زرقانی ۱ : ۱۵۱)	سواری کا گفتگو کرنا اور سجدہ کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ارہاص (اعلانِ نبوت سے پہلے خلاف عادت فعل کا صدور) اور سیدہ حلیمہ کیلئے کرامت ہے

Marfat.com

سواری کی ایمان افروز گفتگو

آپ کی والدہ محترمہ اور دادا اکرم کی اجازت اور طواف کعبہ کے بعد جب حلیمہ اور اس کا شوہر واپس لوٹنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پہ بٹھایا گیا تو وہ سواری جو لاغر و کمزور تھی دفعتاً تندرست و توانا ہو گئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ دیگر خواتین حلیمہ سے باربار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے کی سواری تبدیل تو نہیں کر لی؟ انہوں نے فرمایا سواری تو نہیں بدلی سوار بدلا ہے۔

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے۔

واللہ ان لی لشانا شانی	اللہ کی قسم آج مجھے اللہ نے عظیم شان
بعثنی اللہ بعد موتی	عطا کر دی ہے۔ موت کے بعد دوبارہ
وردلی سمنی بعد ھزالی	زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت
ویحکن یا نساء بنی سعد	عنایت کر دی ہے۔ اے بنی سعد
انکن لفی غفلۃ وھل تدرین	کی عورتو! تم غفلت میں رہیں تمہیں
من علی ظھری؟ علی ظھری	پتہ ہے میری پشت پر کون سوار ہے؟
خیر النبیین و سید	میری پشت پر سید الانبیاء اور
المرسلین وخیر الاولین	رب العالمین کا محبوب سوار
والاخرین وحبیب رب	ہے۔
العالمین۔ (انسان العیون ۱: ۱۴۸)	

بکریوں تے مبارک باد دی

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نقل کرتے ہیں جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر جا رہی تھیں تو راستہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ چر رہا تھا۔ وہ آپ کی سواری کے آگے آگئیں اور کہنے لگیں۔

اے حلیمہ میدانی کہ رضیع تو محمد رسول پروردگار آسمان و زمین است و بہترین فرزندانِ آدم است۔ (مدارج النبوة ۲ : ۲۰)	اے حلیمہ تجھے جان لینا چاہیئے کہ تیری گود میں پروردگار آسمان و زمین کے رسول محمد ﷺ ہیں جو تمام فرزندانِ آدم سے افضل ہیں۔

پتھروں کا سلام ۔ درختوں کا استقبال

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حلیمہ کی واپسی پر راستے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اذا مشت بہ علی وادیالیس اخضر فی الوقت وکانت تسمع الاحجار تنطق بسلامہا علیہ والاشجار تحن باغصانہا الیہ۔ (المظہری ۶ : ۵۲۸)	جہاں جہاں سے آپ کی سواری گزرتی وہاں وہاں سبزہ اُگ آتا پتھر آپ کو سلام عرض کرتے۔ درخت اپنی ٹہنیوں سمیت جھک کر استقبال کرتے۔

علاقہ کی شادابی

حضرت حلیمہ جب آپ کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں

Marfat.com

قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہ آتی تھی آج اتنا سرسبز و شاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حلیمہ کہتی ہیں:

لا اعلم ارضا من اراضی الله اجدب منها۔	اللہ کی وسیع زمین ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں

(انسان العیون ۱: ۱۴۸)

خوشبوؤں کی خیرات

جب آپ کی سواری حلیمہ کے ہاں پہنچ گئی تو کیفیت یہ تھی:

لم یبق منزل من منازل بنی سعد الا شممنا منه ریح المسک	آپ کی برکت سے بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی

(سبل الھدیٰ ۱: ۳۷۴)

حلیمہ کا گھر —— فیضان کا گہوارہ

جب بنی سعد کے لوگوں نے آپ کی آمد پہ بے شمار برکتوں کا نزول دیکھا تو ان کے دلوں میں آپ کی عظمت اور محبت پیدا ہو گئی۔ ان سب کو آپ کے مبارک ہونے کا اس طرح کامل یقین ہو گیا کہ جس کسی کو بھی کوئی بیماری یا تکلیف ہوتی بھاگا بھاگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا۔

امام محمد بن یوسف شامی لکھتے ہیں:

القیت محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قلوب الناس حتی ان	لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت اس طرح راسخ ہو چکی تھی کہ اگر

Marfat.com

احدھم کان اذا نزل بہ اذی فی جسدہ اخذ کفہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضعھا علی موضع الاذی فیبرأ باذن اللہ تعالٰی سریعًا۔

کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو وہ آکر آپ کا دستِ اقدس پکڑ کر اپنے جسم کے ساتھ مَس کر دیتا۔ اللہ تعالٰی اس کی برکت سے فی الفور اس کی تکلیف کو رفع فرما دیتا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد ۱: ۲۷۴)

دستِ اقدس کی برکت

قحط کے دن تھے۔ بکریاں بہت کم دودھ دیتی تھیں۔ ایک بکری جس کا نام "اطلال" رکھا گیا تھا اس کے تھنوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مس فرمایا۔ اس کی برکت کا تذکرہ امام ابو نعیم کی زبانی سنیئے!

لقد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس ضرع شاۃ لھم یقال لھا "اطلال" فما یطلب منھا ساعۃ من الساعات الا حلبت غبوقًا وصبوحًا وما علی الارض شئ تأکلہ دابۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بکری جس کو طلال کہا جاتا تھا کے تھنوں کو مس فرمایا تو صبح و شام جب چاہتے اس سے دودھ دوہ لیتے حالانکہ ان ایام میں قحط سالی کی وجہ سے سبزہ تک نہ تھا۔

(دلائل النبوۃ ۱: ۱۵۹)

Marfat.com

بکری کا سجدہ اور بوسہ

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے صحن میں آپ کو گود میں لیے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میری بکریاں آگئیں۔

اذ مرت بہ غنیمانی فاقبلت واحدۃ منھن حتی سجدت لہ وقبلت رأسہ ثم ذھبت الی صواحبھا۔ (انسان العیون، ۱: ۱۴۸)

وہ تمام میرے پاس سے گزرتی گئیں لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ کے سر اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا۔

آپ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے

آپ کے خصائص شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعد من الخصائص ان مھدہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتحرک بتحریک الملائکۃ۔ (المظہری، ۶: ۵۲۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے۔

کھیلنے سے اجتناب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیل کود سے لگن نہ تھی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں:

وکان صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فینظر الی الصبیان یلعبون فیجتنبھم۔ (سبل الھدی، ۱: ۴۷۳)

آپ جب بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو آپ اجتناب فرماتے۔

Marfat.com

ہماری تخلیق کھیلنے کے لیے نہیں

یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لاتے۔ بھائی بچوں کے ساتھ کھیلتا آپ کھیلنے سے اجتناب فرماتے اور بھائی کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے۔

انالم نخلق لھٰذا — ہماری تخلیق کھیلنے کے لیے نہیں ہوئی

(زرقانی ۱: ۱۴۸)

حلیمہ کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ رہی

جب نورِ مجسم کا حلیمہ کے گھر وردِ مسعود ہوا تو ان کا گھر بغیر چراغ جلائے روشن رہتا۔ محدث ابن الجوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ فرمایا کرتی تھیں:

اذا رضعتہ فی المنزل استغنی بہ من المصباح۔ — جن دنوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا کرتی تھی ان دنوں مجھے چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

(المیلاد النبوی، ۵۴)

آپ کی نشو و نما

اللہ تعالےٰ نے آپ کی نشو و نما بھی دوسرے بچوں سے ممتاز فرمائی۔ دن میں آپ اتنا بڑھتے کہ دوسرا بچہ ایک ماہ میں بھی اتنا نہ بڑھتا۔ ایک ماہ میں آپ ایک سال کے برابر بڑھتے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان کرتی ہیں:

کان یشب فی الیوم شباب الصبی فی الشھر و یشب فی الشھر شباب الصبی — آپ ایک دن میں اتنا جواں ہوتے جتنا دوسرا بچہ مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ سال میں

Marfat.com

فی سنۃ ۔ بڑھتا ہے ۔

(الوفا با حوال المصطفیٰ ۱ : ۱۰۹)

امام اہل محبت مولانا احمد رضا قادری نے آپ کی بڑھوتی پر یوں سلام کہا ؎

اٹھتے بوٹوں کی نشو ونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

امام زرقانی نے شواھد النبوۃ کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھوتی کی تفصیل کو یوں بیان کیا ہے :

"آپ تین ماہ کی عمر میں قدموں پر کھڑے ہونے لگے ۔ چار ماہ کی عمر میں دیوار کے سہارے چلنے لگے ۔ پانچ ماہ کی عمر میں بغیر سہارے کے چلنے لگ گئے ۔ جب عمر چھ ماہ ہوئی تو آپ تیز چلنے لگے ۔ سات ماہ کی عمر میں ہر طرف بھاگ دوڑ فرمانے لگے ۔ آٹھ ماہ کی عمر میں فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے لگے ۔ دس ماہ کی عمر میں بچوں کے ساتھ تیر اندازی شروع فرمائی"

(زرقانی ۱ : ۱۴۸)

کبھی بستر پر بول و براز نہیں کیا

جس طرح چھوٹے بچے بستر پر ہی بول و براز کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسا نہیں کیا ۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ نے بستر پر کبھی بھی پیشاب نہیں کیا بلکہ آپ کے بول و براز کے لیے وقت مقرر تھا ۔ میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے نیچے اتار دیتی ۔ پھر آپ رفع حاجت کرتے ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقمطراز ہیں :

میگوید حلیمہ ہرگز آنحضرت در جامہ خود | حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی

بول و غائط نکردے چنانکہ عادت اطفال می باشد۔ (مدارج النبوۃ ۲: ۲۱)	اللہ علیہ وسلم نے کبھی کپڑوں پہ بچوں کی طرح پیشاب نہیں فرمایا۔

آپ کے بول و براز کے لیے وقت مقرر تھا

ہر روز وقتی معین داشت کہ دراں وقت بول و غائط کردی۔ (مدارج النبوۃ ۲: ۲۱)	ہر روز بول و براز کے لیے وقت مقرر تھا۔

غیب سے نظافت کا انتظام

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں دودھ پلانے کے بعد میں آپ کے مبارک منہ کو صاف کرنے یا دھونے کا ارادہ کرتی تو غیب سے کوئی یہ عمل کر دیتا تھا۔

ہرگاہ خواستمی کہ دہاں مبارک ویرا از شیر پاک کنم یا شست وشوی دہم از غیب بر من پیشی کرمیکردند۔ (مدارج النبوۃ ۲: ۲۱)	دودھ پلانے کے بعد میں ارادہ کرتی کہ آپ کا منہ صاف کروں یا دھوؤں تو مجھ سے پہلے ہی غیب سے نظافت کا انتظام کر دیا جاتا۔

کبھی ستر ننگا نہ ہونے پاتا

آپ کی رضاعی والدہ ماجدہ یہ بھی بیان کرتی ہیں اکثر اوقات میں آپ کا ستر ڈھانپا رہتا اگر کسی وقت ننگا ہوتا تو حرکت و بے اطمینانی کا اظہار کرتے۔ اگر مجھ سے تاخیر ہو جاتی تو غیب سے ستر ڈھانپنے کا انتظام ہو جاتا۔

اگر عورت وی ظاہر شدی حرکت کردے و فریاد کردی تا بازپوشیدی و اگر تاخیر	اگر شرم گاہ ننگی ہو جاتی تو حرکت و شکایت فرماتے یہاں تک کہ اسے ڈھانپ دیا

Marfat.com

تقصیرے در پوشیدن می کردم از غیب پوشیدہ شدے ۔

(مدارج النبوۃ ۲ : ۲۱)

جاتا ۔ اگر ڈھانپنے میں مجھ سے تاخیر ہو جاتی تو غیب سے ڈھانپنے کا انتظام ہو جاتا تھا ۔

ہر روز آفتاب کی طرح نور کا ڈھانپنا

روزانہ آپ پر آفتاب کی طرح نور کا نزول ہوتا جو آپ کو ڈھانپ لیتا اور کچھ دیر بعد وہ پوشیدگی از خود ختم ہو جاتی ۔ اور آپ ظاہر ہو جاتے ۔

ہر روز نورے چوں آفتاب برے فرود آمدی و می پوشد اورا و باز منجلی میشد ۔

(مدارج النبوۃ ، ۲ : ۲۱)

روزانہ آپ پر آفتاب کی مثل نور اترتا اور آپ کو ڈھانپ لیتا اور پھر کچھ دیر بعد از خود ختم ہو جاتا ۔

کبھی ضد نہیں کی اور نہ ہی کبھی روئے

ضد کرنا اور بات بات پہ رونے لگ جانا بچوں کی عادت ہوتی ہے مگر آپ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے :

گریہ و بد خلقی نداشت ۔

(مدارج النبوہ ۲ : ۲۱)

آپ بچوں کی طرح نہ روتے نہ ضد فرماتے ۔

سب سے پہلی گفتگو

حلیمہ سعدیہ کے گھر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جب زبان

Marfat.com

کھولی تو آپ کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ اپنے محبوبِ حقیقی کی حمد و ثنا پر مشتمل تھی۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے:

اول کلام تکلم صلی اللہ علیہ وسلم بہ حین فطمتہ اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلاً (السیرۃ النبویہ، ۱: ۲۲۸)	سب سے اولین گفتگو جو آپ نے فرمائی وہ ان کلمات پر مشتمل تھی۔ اللہ سب سے بڑا اور بزرگ ہے اور تمام حمد اسی اللہ کے لیے ہے صبح و شام اسی کی تسبیح ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

لا الٰہ الا اللہ قدوسا نام العیون والرحمٰن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قدوس ہے تمام لوگ سو گئے لیکن رب رحمٰن کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

یہ بھی واضح رہے کہ جب سے آپ نے کلام کرنا شروع فرمایا ہر بات سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں:

وکان صلی اللہ علیہ وسلم لا یمس شیئًا الا قال بسم اللہ (انسان العیون، ۱: ۱۵۱)	آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کہے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔

Marfat.com

میں بھی بھائیوں کے ساتھ جانا چاہتا ہوں

جب آپ دو سال کے ہوئے تو ایک دن آپ نے حضرت حلیمہ سے پوچھا کہ دن کے وقت میرے رضاعی بھائی نظر نہیں آتے کہاں چلے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر انہوں نے بتایا:

یرعون بھما غنماً لنا فیروحون من اللیل الی اللیل۔	وہ صبح سے شام تک بکریاں چرانے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

ابعثنی معھم؟ (زرقانی ۱۴۸)	کیا آپ مجھے بھی ان کے ساتھ جانے کی اجازت دیتی ہیں؟

حلیمہ نے محبت کی وجہ سے اجازت نہ دی لیکن آپ نے اصرار فرمایا تو کہا کہ کبھی کبھی چلے جایا کرو۔ چنانچہ آپ کبھی کبھی اپنے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جاتے۔

رضاعی بھائی بہنوں کے تاثرات

جب آپ چراگاہ سے اپنے دیگر بھائیوں کے ساتھ واپس آتے تو حلیمہ سعدیہ ان سے آپ کے احوال دریافت کرتیں۔ ان کے بیان کردہ تاثرات کی چند جھلکیاں تفسیر مظہری کے حوالے سے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ان اخی الحجازی اذا وقف بقدمیہ علی الوادی یخضر لوقتہ۔	ہمارے حجازی بھائی کے جہاں جہاں قدم پڑتے ہیں وہاں سبزہ اگ آتا ہے۔

Marfat.com

۲۔ اذا جاء الی البئر ونحن نسقی الاغنام یعلو الماء الی فم البئر۔	جب ہم بکریوں کو پانی پلانے کے لیے کسی کنویں پر لے جاتے ہیں تو ہمیں پانی نکالنے کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ پانی خود بخود اوپر آجاتا ہے۔
۳۔ اذا قام فی الشمس ظللته الغمامه۔	دھوپ کے وقت بادل ان پر سایہ کر لیتا ہے۔
۴۔ تاتی الوحوش الیه وهو قائم تستقبله۔	تمام وحشی جانور آپ کے قدموں کو چومتے رہتے ہیں۔

امام ابن الجوزیؒ نے ان کے تاثرات میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

۵۔ لا یمر علی شجر ولا حجر الا سلم علیه۔ (المظہری، ۶ : ۵۲۸)	کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں جس کے پاس سے آپ کا گزر ہو اور وہ آپ کو سلام نہ کہے۔
۶۔ اذا مشی علی الصخر یغوص تحت قدمیه کالعجین (المیلاد النبوی، ۵۵)	جب آپ کسی سخت پتھر پر قدم رکھتے ہیں تو وہ آٹے کی مانند نرم ہو جاتا۔

وہاں بکریاں اور اونٹ چرائے
یہاں حلیمہ کی بکریاں چراتی ہیں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

Marfat.com

"ہماری بکریاں اونٹ وغیرہ قحط کی وجہ سے کمزور اور لاغر ہوچکے تھے دودھ بھی کم دیتے تھے۔ مگر جب ہمارے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو حالات بالکل ہی بدل گئے۔ ہماری بکریاں اور مویشی جس طرف بھی چرنے کے لیے جاتے وہاں ان کے چارے کے لیے گھاس وغیرہ خوب اُگ آتا۔ وہ اسے خوب سیر ہوکر کھاتے۔ لہٰذا ان کے دودھ میں بھی بہت اضافہ ہوگیا۔"

امام محمد السعدی اپنے دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ایک چرواہے نے بیان کیا:

انہم کانوا یرون غنمھا ماترفع	ہماری بکریاں چرتیں سر نہیں اٹھاتی
رؤوسھا ویری الخضوفی	تھیں۔ ان کے منہ میں سبزہ اور ان
افواھھا والبعارھا وما	کی مینگنیوں میں سبزہ ہوتا۔ جہاں بھی
تزید غنمنا علی ان تربض	وہ جاتیں سبزہ اگ آتا۔ باقی لوگوں کی
ماتجد عودًا تاکلہ فتروح	بکریاں جب لوٹتیں تو وہ بھوکی ہوتیں۔
الغنم اغرث منھا حین	مگر حلیمہ کی بکریاں اس قدر سیر ہوکر لوٹتیں
غدت وتروح غنم حلیمة	کہ قریب تھا ان کے پیٹ پھٹ جائیں۔
یخاف علیھا الحبط۔	

(اتحاف الوریٰ ۱: ۶۲)

جب دوسرے لوگوں نے یہ معاملہ دیکھا تو انھوں نے اپنے چرواہوں سے کہا:

ابلغوا حیث تبلغ غنم حلیمة	وہاں بکریاں لے جاؤ جہاں حلیمہ
فیبلغون فیھلہ تاتی مواشیھم	کی بکریاں چرتی ہیں مگر ان کے
الا کما کانت تاتی قبل ذلک۔	چوپائے پہلے کی طرح ہی واپس
(دلائل النبوة لابی نعیم ۱: ۱۵۹)	لوٹتے۔

Marfat.com

سیدہ حلیمہ کے ہاں کتنا عرصہ رہے؟

آپ سیدہ حلیمہ کے ہاں کتنا عرصہ رہے اس بارے میں اہل سیر کا اختلاف ہے۔ واقدی نے حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب سیدہ حلیمہ آپ کو واپس لائیں تو اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی اور دیگر اہل علم کے بارے میں کہا کہ ان کے نزدیک اس وقت عمر چار سال تھی۔ امام ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق اس وقت عمر پانچ سال دو دن تھی۔ شیخ اموی کا قول چھ سال کا ہے۔ امام زرقانی ان تمام اقوال کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ چار سال کا قول راجح ہے۔

والراجح انه صلی اللہ علیه وسلم رجع الی امه وهو ابن اربع سنین وان شق الصدر انما کان فی الرابعة کما جزم به الحافظ العراقی فی نظم السیرة وتلمیذه الحافظ ابن حجر فی سیرته وذکر انه التزم فیها الاختصار علی الاصح مما اختلف فیه۔	راجح یہی ہے کہ جب آپ واپس اپنی والدہ کے پاس آئے تو اس وقت عمر چار سال تھی اور شق صدر بھی چوتھے سال ہوا تھا (جو واپسی کا سبب بنا) جیسا کہ حافظ عراقی نے اپنی منظوم سیرۃ اور ان کے شاگرد حافظ ابن حجر نے اپنی سیرت میں اسی پہ جزم کیا ہے اور حافظ نے تحریر کیا ہے کہ میں اس سیرۃ میں مختلف فیہ اقوال میں سے اصح کو درج کرونگا

(زرقانی علی المواہب، ۱: ۱۵۰)

آپ کا رب حفاظت کرے گا

جب دو سال کی عمر میں شق صدر کا واقعہ پیش آیا تو حلیمہ کا خاندان گھبرا گیا۔

Marfat.com

انہوں نے مشورہ کیا کہ اس بچے کو مکہ شریف واپس چھوڑ آنا چاہیئے۔ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ جی تو نہیں چاہتا تھا مگر میں نے محسوس کیا کہ کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آجائے جس کی وجہ سے پریشانی لاحق ہو۔ لہٰذا میں آپ کو لے کر مکہ شریف روانہ ہوئی۔ راستے میں مکہ شریف کے قریب ایک مقام پہ آپ کو بٹھا کر میں کسی کام کے لیے گئی۔ جب واپس آئی تو آپ وہاں نہیں تھے سخت پریشانی کے عالم میں آپ کے دادا کے ہاں آئی اور ان سے عرض کیا:

انی قدمت لمحمد ھذہ	میں حضور کو لے کر آئی تھی مگر مکہ
اللیلۃ فلما کنت باعلی مکۃ	کے قریب آپ گم ہو گئے ہیں۔
اضلنی فواللہ ما ادری	تلاشِ بسیار کے باوجود نہیں ملے۔
این ھو۔	

حضرت عبدالمطلب نے حرم کعبہ جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی جس کے جواب میں غیبی آواز دینے والے نے کہا:

ایھا الناس لا تضجوا ان	لوگو! پریشان ہونے کی ضرورت
لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم	نہیں رب محمد آپ کو ضائع نہیں
ربا لن یخذلہ ولن یضیعہ	کرے گا۔ عبدالمطلب نے کہا کہ
فقال عبدالمطلب من انابہ	ہم کہاں ان کو تلاش کریں تو آواز
فقال انہ بوادی تھامۃ	آئی کہ فلاں وادی میں چلے جاؤ
عند الشجرۃ الیمنی۔	وہاں موجود ہوں گے۔

جب عبدالمطلب اور ورقہ بن نوفل وہاں پہنچے تو آپ کو موجود پایا۔ جب آپ کو لے کر حلیمہ آپ کی والدہ محترمہ کے پاس آئیں تو انہوں نے حلیمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com

ما ردکما به یاظئر فقد	آپ اور آپ کا خاوند تو اس بچے کو
کنتما علیه حریصین قلنا	بہت چاہتے تھے۔ کیا وجہ ہے کہ تو
نخشی الاتلاف والاحداث۔	واپس لے آئی تو حلیمہ نے کہا کہ مجھے
	ان کی جان کا خوف تھا۔

اور پھر شق صدر اور دیگر واقعات بیان کیے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ عظیم بچہ ہے۔ میں نے دورانِ حمل اور بعد میں اس سے بھی زیادہ عجیب معاملات دیکھے ہیں۔

ان دنوں مکہ شریف میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی۔ لہٰذا آپ کی والدہ اور دادا نے حلیمہ سے کہا کہ اسے پھر اپنے ساتھ لے جائیں۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرصہ چار سال تک حلیمہ کے گھر رہے۔

اے اہلِ مکہ نور کی واپسی مبارک

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ہی بیان ہے کہ جب میں آپ کو لے کر مکہ آئی تو میں نے ایک ندا دینے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا:

هنیئاً لك یا بطحا مكة	اے مکہ والو تمہیں مبارک ہو آج تمہارا
الیوم یرد الیك النور والدین	طرف نور، دین، حسن اور کمال لوٹ
والبها والكمال۔	آیا ہے۔

(سبل الھدیٰ ۱: ۴۷۵)

حضرت حلیمہ کا متعدد دفعہ آپ کی خدمت میں آنا

اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد میں حضرت حلیمہ آپ کی خدمت اقدس میں متعدد

Marfat.com

دفعہ آئیں۔ انہوں نے اور ان کے خاوند حضرت حارث نے اسلام قبول کیا اور آپ کے صحابہ میں شامل ہیں۔

سیّدہ خدیجہؓ کا چالیس بکریاں دینا

امام ابن جوزی "الحدائق" میں نقل کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو اس کے بعد سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آئیں۔

فشکت الیہ جدب البلاد فکلم خدیجۃ فاعطتھا اربعین شاۃ و بعیرا۔
(الوفا، ۱: ۱۱۴)

آپ سے اپنے علاقے کی قحط سالی کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے سیدہ خدیجہ کو خدمت کے بارے میں فرمایا تو انہوں نے حضرت حلیمہ کو چالیس بکریاں اور اونٹ پیش کئے۔

حضور کا ادب و احترام سے پیش آنا

جب بھی آتیں آپ نہایت ہی ادب و احترام سے پیش آتے۔ چادرِ رحمت بچھا کر اس کے اوپر بٹھاتے اور لوگوں کو آگاہ کرتے کہ یہ میری رضاعی والدہ محترمہ ہیں۔ طبقات ابن سعد میں محمد بن المنکدر سے مروی ہے۔

استاذنت امراۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کانت ترضعہ فلما دخلت علیہ قال امی امی وعمد الی

کہ ایک ایسی عورت آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا: میری والدہ آگئیں۔ میری والدہ آگئیں کہتے ہوئے

ردائه فبسطه لها فقعدت عليه۔ (طبقات ابن سعد ۱: ۱۱۴)	استقبال فرمایا اور رحمت کی چادر بچھا دی اور ان کو چادر پہ بٹھایا۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جعرانہ کے مقام پہ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک خاتون آئیں۔

حتی دنت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فبسط لها رداءہ فجلست علیہ فقلت من هذہ؟ قالوا هذہ امه صلی اللّٰہ علیہ وسلم التی ارضعته۔ (طبقات ابن سعد ۱: ۱۱۴)	جب وہ آپ کے قریب آئیں تو آپ نے اکراماً اپنی مبارک چادر ان کے لیے بچھا دی۔ جب میں نے یہ اعزاز دیکھا تو دوستوں سے پوچھا کہ یہ خوش قسمت خاتون کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔

کھڑے ہو کر استقبال کرنا

حضرت عطاء ابن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

جاءت حلیمة ابنة عبداللّٰہ ام النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الرضاعة الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم حنین فقام لها النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (الاستیعاب ۴: ۲۷۰)	آپ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ غزوۂ حنین کے موقعہ پہ آئیں تو آپ نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرمایا۔

Marfat.com

اسلام قبول کرنا

امام ابنِ خثیمہ، ابن عبدالبر، ابنِ جوزی، ابن حجر اور حافظ مغلطائی کے علاوہ اکثر محدثین اور اہلِ سیر کی بھی یہی رائے ہے کہ حضرت حلیمہ اور ان کے شوہر نے اسلام قبول کیا اور درجہ صحابیت پر نافذ ہوئے۔

حافظ ابومحمد المنذری مختصر سنن ابی داؤد میں آپ کے قبول اسلام کے بارے میں تحریر کرتے ہیں

حلیمة امه صلی اللہ علیه وسلم اسلمت وجاءت الیه وردت عنه علیه الصلاة والسلام۔	آپ کی والدہ سیدہ حلیمہ نے اسلام قبول کیا، خدمت اقدس میں آتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے حدیث بھی روایت کی ہے۔

(سبل الھدیٰ، ۱: ۳۶۷)

امام ابن جوزی نے یہی بات ان الفاظ میں بیان کی ہے:

ثم قدمت علیه بعد الاسلام فاسلمت و زوجھا و بایعا۔	اعلانِ نبوت کے بعد آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ وہ اوران کے شوہر نے اسلام قبول کیا اور حضور کی بیعت کی۔

(الوفا، ۱: ۱۱۴)

آپ سے احادیث بھی مروی ہیں

حافظ ابوبکر احمد بن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ میں باب الحاء کے تحت حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو ان مبارک خواتین میں شامل کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

روت عنه عليه الصلاة و السلام۔ — انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کیا۔

حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ آپ کے شاگرد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد ہیں۔

مسند ابویعلی، طبرانی اور ابن حبان میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا:

حدثتني حليمة۔ — مجھے حضرت حلیمہ نے احادیث رسول کا درس دیا۔

امام ابن عبدالبر نے یہی بات یوں بیان کی ہے:

روت عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عنها عبد الله بن جعفر۔ — سیدہ حلیمہ نے حضور علیہ السلام سے اور ان سے عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے۔

(الاستیعاب، ۴: ۲۷۰)

منکرین کا رد

بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پہلے ہو گئی تھی۔ انہوں نے زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔ جیسے حافظ عماد الدین بن کثیر کہتے ہیں:

الظاهر ان حليمة لم تدرك البعثة۔ — ظاہر یہی ہے کہ سیدہ حلیمہ نے زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔

Marfat.com

لیکن حافظ ابن حجر نے شرح الدرر میں اس کا رد کرتے ہوئے فرمایا جب یہ ثابت ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عبداللہ بن جعفر نے روایت لی ہے (جیسا کہ اوپر گذرا) تو اب یہ کہنے کی گنجائش کہاں کہ انہوں نے زمانہ بعثت نہیں پایا۔ کیونکہ حضرت عبداللہ کی ولادت بعثت کے کافی مدت بعد ہوئی اور سماع کی عمر تو ہجرت کے بعد سات یا اس سے زائد سالوں کے بعد ہوئی۔

لانہ قدم من الحبشۃ مع ابیہ وھو صغیر لیلۃ الغزوۃ فی خیبر سنۃ سبع وحلیمۃ انما قدمت فی ھذہ المدۃ اوبعدھا بسنۃ فی الجعرانہ۔	کیونکہ عبداللہ بن جعفر ابھی بچے ہی تھے اور وہ اپنے والد گرامی کے ساتھ حبشہ سے سات ہجری کو غزوہ خیبر کے موقع پر حاضر ہوئے تھے اور سیدہ حلیمہ اس وقت یا اس کے بعد مقام جعرانہ پر آئی تھیں۔

(سبل الھدیٰ ، ۱: ۴۶۵)

سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ کے پاس تشریف لانا

اس بات کی تائید اصحاب سیر کی یہ بات بھی کرتی ہے کہ سیدہ حلیمہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دورِ خلافت میں بھی تشریف لایا کرتی تھیں۔

ابن سعد نے عمر بن سعد سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

جاءت ظئر النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبسط لھا ردائہ وقضی حاجتھا ثم جاءت ابابکر ففعل ذلک	حضورؐ کی رضاعی والدہ تشریف لائیں تو آپ نے ان کے لیے مبارک چادر بچھادی اور ان کی ضروریات کو پورا فرمایا۔ پھر وہ سیدنا ابوبکر کے پاس

Marfat.com

ثم جاءت عمر ففعل ذلك ۔
(طبقات ابن سعد ' ۱ : ۷۱)

آئیں تو وہ بھی ان کے ساتھ اسی حسن سلوک سے پیش آئے ۔ اس کے بعد سیدنا عمر کے پاس آئیں تو انہوں نے ان کا خوب احترام واکرام کیا ۔

قاضی عیاض نے بھی اسی طرح تحریر فرمایا ہے ۔

فلما توفی قدمت علی ابی بکر فصنع لها مثل ذلک ۔
(الشفاء ' ۲ : ۶۱۱)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو وہ سیدنا ابوبکر کے پاس آئیں تو انہوں نے بھی حضور ہی کی طرح احترام واکرام کیا ۔

آپ کے اسلام پر مستقل کتاب

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان لانے پر مشہور محدث حافظ مغلطائی نے مستقل کتاب لکھی جس کا نام " التحفة الجسیمه فی اثبات اسلام حلیمه " رکھا ۔ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی نے اس کا خلاصہ اضافہ کے ساتھ " سبل الھدٰی جلد اوّل میں نقل کیا ہے ۔ امام زرقانی نے سیدہ حلیمہ کے اسلام کے منکرین کا رد کرتے ہوئے تحریر کیا ہے :

وزعم الدمیاطی وابی حیان النحوی انها لم تسلم مردود فقد الف مغلطائی فیها جزأ حافلاً سماها "التحفة الجسیمة فی اثبات اسلام حلیمة" وارتضاه

شیخ دمیاطی اور ابوحیان نحوی کا یہ خیال کہ سیدہ حلیمہ ایمان نہیں لائیں مردود ہے ۔ حافظ مغلطائی نے ان کے اسلام کے بارے میں مستقل کتاب " التحفۃ الجسیمہ فی اثبات اسلام حلیمہ "

Marfat.com

علماء عصره فاما ابوحیان
فلیس من فرسان ذالمیدان
یذهب الی زید و عمرو واما
الدمیاطی فحسبنا فی الرد علیه
قوله وقد وهل غیر واحد
فذکروها فی الصحابة لانهم
متثبتون لذلک فمن این له
الحکم علیهم وقد ذکرها فی
الصحابة ابن ابی خیثمة فی
تاریخه وابن عبد البر و
ابن الجوزی فی الحداء والمنذری
فی مختصر سنن ابی داؤد و
ابن حجر فی الاصابه وغیرهم
وحسبک بهم حجة۔

(زرقانی علی المواہب ۱: ۱۴۱)

تصنیف کی ہے جسے معاصرین علماء نے خوب سراہا ہے۔ رہے ابوحیان! تو وہ اس میدان کے آدمی نہیں وہ تو نحو کے ماہر ہیں اور دمیاطی کے رد کیلئے ان کا اپنا یہ قول ہی کافی ہے "کہ بہت سے لوگ پھسل گئے ہیں کہ انہوں نے سیدہ حلیمہ کو صحابہ میں شامل کیا ہے" تو جب بہت سے محدثین واہل سیر یہ بات ثابت کر رہے ہیں تو شیخ دمیاطی ان کے خلاف کیسے حکم لگا سکتے ہیں اور ابن ابی خیثمہ نے تاریخ میں، ابن عبدالبر نے، ابن جوزی نے حدائق میں، منذری نے مختصر سنن ابی داؤد میں، ابن حجر نے اصابہ میں اور دیگر محدثین نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے اور یہی بطور دلیل کافی ہے۔

امام زرقانی کی اسلام حلیمہ پر اہم دلیل

امام قسطلانی نے المواہب میں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان کیا کہ جب دائیاں مکہ معظمہ میں بچوں کو لینے کے لیے آئیں:

فواللہ ما علمت منا امرأة — خدا کی قسم ہم میں سے ہر خاتون کو حضور

الا وقد عرض علیها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتاباہ اذ قیل انہ یتیم۔

کے لے جانے کے لیے کہا تو اس نے انکار کر دیا کہ یہ یتیم ہے۔

امام محمد بن عبد الباقی زرقانی اس کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت حلیمہ کا آپ کو رسول اللہ کہنا اس پر واضح دلیل ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا۔

ھذا صریح فی اسلامہا حیث قالت رسول اللہ وصلت علیہ۔

یہ ان کے اسلام پر نص ہے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ بھی کہا اور آپ پر درود وسلام بھی پڑھا۔

(زرقانی ۱: ۱۴۲)

سیدہ حلیمہ کا جنت البقیع میں مزار پُر انوار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں مدینہ طیبہ کے قبرستان "جنت البقیع" میں جن صحابہ وصحابیات کو دفن ہونے کا شرف حاصل ہے ان کی تعداد دس ہزار سے زائد ہے۔ ان خوش نصیبوں میں آپ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ آپ کے مزار کی عمارت بھی دیگر عمارات کی طرح گرا دی گئی۔

شاہ عبد الحق محدث دہلوی آپ کے مزار پُر انوار کا ذکر یوں کرتے ہیں:

در بقیع قبہ ایست خرد کہ آنرا قبہ حلیمہ سعدیہ گویند و زیارت می کنند آنرا۔

جنت البقیع میں ایک چھوٹا سا گنبد ہے جسے قبہ حلیمہ کہا جاتا ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ۲: ۴۹۴)

بقیع شریف کے موجودہ گیٹ سے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں جائیں تو بائیں ہاتھ چند گز کے فاصلہ پر آپ کا مزار مقدس ہے۔ اس حقیر

Marfat.com

پُر تقصیر کو متعدد دفعہ آپ کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یہ بھی آپ کے اسلام پر ایک اہم دلیل ہے۔

پچھلے صفحات پر سیدہ کے اسلام لانے پر مختلف دلائل آپ نے پڑھے۔ ایک اہم دلیل بقیع شریف میں مزار کا ہونا بھی ہے کیونکہ وہاں کسی غیر مسلم کی تدفین کیسے ہوسکتی ہے بلکہ آپ تو طائف کی رہنے والی ہیں۔ وہاں سے وفات کے بعد یا پہلے مدینہ طیبہ منتقل ہونا واضح طور پر ان کے مسلمان ہونے کی نشاندہی کررہا ہے۔ محدث دہلوی نے آپ کے اسلام کے بارے میں اختلاف ذکر کرتے ہوئے یہی بات تحریر کی ہے۔ یعنی انہوں نے بھی اس سے آپ کے اسلام پر استدلال کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدہ حلیمہ کا احترام

حافظ مغلطائی فرماتے ہیں کہ ربیع الثانی ۸۳۸ھ کی بائیسویں رات کو مجھے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی،

وسألته عنها فقال عجيبًا رضى الله تعالىٰ عنها۔

(سبل الھدیٰ ۱، ۳۶۸)

تو میں نے ان سے سیدہ حلیمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواباً رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا۔

اجتماعی ملاقات

کتبِ سیرت میں یہ بھی موجود ہے کہ بعض اوقات سیدہ حلیمہ اپنے شوہر اور دیگر رضاعی بچوں کے ساتھ ملاقات کے لیے تشریف لایا کرتی تھیں۔ سنن ابوداؤد میں حضرت عمرو بن سائب سے منقول ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

Marfat.com

تشریف فرما تھے:

فاقبل ابوہ من الرضاعۃ	آپ کے رضاعی والد آئے۔ آپ نے
فوضع لہ بعض ثوبہ فقعد	کپڑا کا ایک حصہ بچھایا جس پہ وہ بیٹھ
علیہ ثم اقبلت امہ فوضع	گئے۔ پھر آپ کی والدہ آئیں تو آپ نے
لھا شق ثوبہ من جانبہ	دوسری جانب سے کپڑا بچھا دیا۔ اس
الآخر فجلست علیہ ثم	پہ وہ بیٹھ گئیں پھر آپ کے رضاعی
اقبل اخوہ من الرضاعۃ	بھائی آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور
فقام رسول اللہ صلی اللہ	انہیں ان کے درمیان بٹھا دیا۔
علیہ وسلم اجلسہ بین یدیہ	

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب)

آپ کے شوہر حارث کا اسلام لانا

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح ان کے شوہر اور حضور کے رضاعی والد گرامی حضرت ابو عبداللہ حارث نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یونس بن کبیر سے منقول ہے کہ مجھے میرے والد اسحاق بن یسار نے بنو سعد کے مختلف افراد کے حوالے سے بیان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رضاعی والد گرامی حضرت حارث مکہ معظمہ تشریف لائے۔ اس وقت حضور پہ قرآنی وحی کا نزول شروع ہو چکا تھا۔ قریش نے انہیں بلایا اور پوچھا

الا تسمع یا حارث ما یقول	اے حارث تو نے سنا ہے تیرا بیٹا کیا
ابنک ھذا؟	کہتا ہے؟

آپ نے فرمایا تم بتاؤ وہ کیا کہتے ہیں؟ کہا وہ کہتے ہیں کہ موت کے بعد دوبارہ زندگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے دار آخرت بنائی ہے جس میں اللہ کے نافرمانوں کو عذاب اور

Marfat.com

اور فرمانبرداروں کو عزت نصیب ہوگی۔

حضرت حارث حضور علیہ السلام کے پاس گئے اور پوچھا بیٹے کیا آپ کے بارے میں لوگ سچ کہہ رہے ہیں؟

انك تقول ان الناس يبعثون	آپ نے کہا ہے کہ لوگ موت کے
بعد الموت ثم يعيدون الى	بعد دوبارہ زندہ ہوں گے اور وہ جنت
جنة و نار۔	و دوزخ کی طرف جائیں گے۔

آپ نے فرمایا ہاں میں نے اس بات کا اعلان کیا ہے۔

يا ابت لقد اخذت بيدك	اے والد گرامی میں آپ کا ہاتھ پکڑوں گا
حتى اعرفك حديثك اليوم۔	حتی کہ آج کی بات بھی یاد رکھوں گا۔

آپ کی پُر تاثیر اور شیریں گفتگو سن کر حضرت حارث یہ کہتے ہوئے اسلام لائے:

لو اخذ ابني بيدي	اگر میرے بیٹے نے میرا ہاتھ پکڑا اور
فعرفني ما قال لم يرسلني	مجھے پہچان لیا تو ان شاء اللہ مجھے جنت
ان شاء الله تعالىٰ حتى	میں داخل کرنے سے پہلے نہیں چھوڑیں
يدخلني الجنة۔	گے۔

(سبل الهدیٰ، ۱: ۳۶۹)

مذکورہ خواتین کے علاوہ کسی خاتون کو آپ کی رضاعی ماں قرار دینا مناسب نہیں

ہمارے مطالعہ کے مطابق فقط یہ دو خواتین آپ کی رضاعی مائیں ہیں۔ بعض لوگوں نے کچھ دیگر خواتین کو بھی آپ کی رضاعی ماؤں میں شمار کیا ہے۔ ہم یہاں تفصیلاً ان کا بھی تجزیہ کیے دیتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰ - سعدیہ خاتون

تیسری خاتون جسے یہ عظیم شرف نصیب ہوا وہ قبیلہ بنو سعد میں سے ہے - اور یہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی رضاعی والدہ ہیں :

طبقات ابنِ سعد میں ابنِ ابی ملیکہ سے ہے :

وكانت ام حمزة قد ارضعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عند امه حليمه -

حضرت حمزہ کی رضاعی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دودھ پلایا جب وہ حضرت حلیمہ کے پاس تھے -

شیخ ابنِ قیمؒ نے بھی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور کا دوہرا رضاعی بھائی قرار دیتے ہوئے تصریح کی :

فكان حمزة رضيع الرسول صلى الله عليه وسلم من وجهين من جهة ثويبة ومن جهة السعدية -

حضرت حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو طرح سے رضاعی بھائی ہیں ایک حضرت ثویبہ اور دوسری حضرت سعدیہ خاتون کی وجہ سے

(زاد المعاد ' ۱ : ۱۹)

لیکن اس خاتون کو رضاعی ماں قرار دینا اس لیے محلِ نظر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اپنا رضاعی بھائی بیان کرتے ہوئے ہمیشہ یہ فرمایا : کہ مجھے اور حمزہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے - کبھی بھی سعدیہ خاتون کا تذکرہ نہیں فرمایا - اگر ایسا ہوتا تو آپ کیوں نہ یوں فرماتے کہ وہ میرے دو طرح سے رضاعی بھائی ہیں -

Marfat.com

حضرت خولہ بنت المنذر ام بردہ انصاریہ

امام ابوالحسن ابراہیم بن یحییٰ المعروف ابن الامین نے ذیل الاستیعاب میں ذکر کیا کہ حضرت خولہ بنت منذر نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا ہے۔ تجرید، المورد اور العیون میں یوں ہی ہے لیکن امام محمد بن یوسف الصالحی نے یہ کہتے ہوئے رد کیا ہے کہ یہ آپ کی نہیں بلکہ آپ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم سلام اللہ علیہ کی رضاعی والدہ ہیں۔ حافظ ابنِ حجر نے الاصابہ میں تصریح کی ہے:

مرضعة ابراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم ام بردة مشهورة بكنيتها.	حضور علیہ السلام کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کو دودھ پلانے والی خاتون ام بردہ کے نام سے مشہور ہیں۔
(الاصابہ، ۴ : ۲۹۳)	

امام ابن عبد البر نے یہی تحریر کیا ہے:

ارضعت ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله العدوى.	ام بردہ نے حضور علیہ السلام کے بیٹے سیدنا ابراہیم کو دودھ پلایا۔ عدوی سے اسی طرح منقول ہے۔
(الاستیعاب، ۴ : ۲۹۲)	

شاید بعض نسخوں میں لفظِ "ابن" ساقط ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے ابن امین کو وہم ہو گیا۔ لکھتے ہیں کہ کافی عرصہ کے بعد قاضی عزالدین ابن القاضی بدرالدین بن جماعہ رحمہما اللہ تعالیٰ کی سیرتِ مختصرہ پڑھی تو یہ عبارت پڑھ کر میں نہایت ہی مسرور ہوا۔

Marfat.com

ان ابن الامین وھم فی ذکرھا فی الرضاع۔ و ان بعض العصریین حکوا ذلک عنہ من غیر تعقب	ابن الامین کا اسے رضاعی ماں شمار کرنا وہم ہے۔ اگرچہ بعض معاصرین نے بغیر تعاقب ورد کے اسے ذکر کر دیا ہے۔

(سبل الھدیٰ والرشاد، ۱: ۴۰۶)

۳۔۴۔۵ - قبیلہ بنو سلیم کی تین خواتین

بعض اہلِ سیر نے بنو سلیم کی تین خواتین کو بھی آپ کی رضاعی ماؤں میں شمار کیا ہے اور ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک جملہ ہے جو آپ نے غزوۂ حنین کے موقعہ پر رجزًا فرمایا:

انا ابن العواتل من بنی سلیم	میں بنو سلیم کی ان خواتین کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے۔

اسے محدث سعید بن منصور نے سنن میں اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت شبابہ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابنِ عساکر نے حضرت قتادہ سے ایک غزوہ کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات بھی نقل کیے ہیں:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتک۔	میں نبی ہوں، جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ ان خواتین کا بیٹا جن کا نام عاتکہ ہے۔

اہلِ سیر کی غلط فہمی

مذکورہ فرمان کی بنا پر ان خواتین کو آپ کی رضاعی ماؤں میں شامل کرنا درست

Marfat.com

نہیں کیونکہ اہلِ لغت و حدیث امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس ، جوہری صاحبِ صحاح ، صنعانی اور امام مناوی وغیرہ نے تصریح کر دی ہے کہ عاتکہ نامی خواتین آپ کی جدات میں ہیں ۔ شیخ محمد علوی مالکی مذکورہ مبارک جملہ کا معنی بیان کرتے ہیں کہ :

کان له ثلاث جدات من سلیم کل تسمی عاتکه .	بنو سلیم سے آپ کی تین دادیاں تھیں جن کا نام عاتکہ ہے ۔

اس کے بعد ان تینوں کے اسمائے گرامی اور ان کا جدات میں سے ہونا یوں لکھتے ہیں :

۱ ۔ عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان (یہ عبد مناف کی والدہ ہیں)

۲ ۔ عاتکہ بنت مرہ بن ہلال (ہاشم کی والدہ)

۳ ۔ عاتکہ بنت الاوقص بن مرۃ بن ہلال (حضرت آمنہ کے والد وھب کی ماں)

(الذخائر المحمدیہ ، ۲۳۲)

مولانا احمد رضا خاں قادری اسی جملہ کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

"علامہ مناوی صاحب تیسیر و امام مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس و جوہری صاحب صحاح و صنعانی وغیرہم نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جدات میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا ۔ ابن بری نے کہا دہ بارہ بیبیاں عاتکہ کی نام کی تھیں ۔ تین سلمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات ، دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ ، اسدیہ ، ہذلیہ ، قضاعیہ ، ازدیہ ۔ (شمول الاسلام ص۱۱)

جب یہ بات تحقیق کے ساتھ ثابت ہے کہ یہ خواتین آپ کی جدات ہیں تو پھر انہیں رضاعی مائیں قرار دینا درست نہیں ۔

Marfat.com

۶۔ ام فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

شیخ جعفر المستغفری نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی رضاعی ماؤں میں حضرت ام فروہ بھی شامل ہیں۔ ان سے ایک روایت ابن اسحاق کے حوالے سے یوں بیان کی گئی ہے۔

ام فروہ ظئر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فاقرأ "قل یایھا الکافرون" فانھا برأت من الشرک۔	حضور کی رضاعی والدہ حضرت اُمِّ فردہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بستر پہ لیٹو تو سورۂ کافرون پڑھو کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے۔

شیخ ابو موسیٰ المدینی فرماتے ہیں اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کے راوی فروہ تھے، بعض کے نزدیک ام فروہ ہیں۔ لیکن آخری قول نہایت غریب ہے۔
حافظ ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں اس حدیث کو ام فروہ کی روایت قرار دینا بالکل غلط ہے بلکہ اسے اصحاب سنن نے فروہ بن نوفل سے روایت کیا ہے۔

(سبل الھدیٰ ۱۰ : ۳۶۱)

۷۔ حضرت اُمِّ ایمن برکہ بنت حفص رضی اللہ عنہا

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کو والد گرامی حضرت عبداللہ یا والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بطور وراثت ملی تھیں۔
مشہور یہی ہے کہ انہوں نے دودھ نہیں پلایا بلکہ خدمت کی ہے مگر امام قرطبی

Marfat.com

وغیرہ نے انہیں بھی آپ کی رضاعی ماؤں میں شامل کیا ہے۔ اکثر اہلِ سیر نے یہ بیان کیا ہے کہ پہلے آپ کی والدہ ماجدہ پھر حضرت ثویبہ اور اس کے بعد حضرت حلیمہ نے دودھ پلایا لیکن بعض اہلِ تحقیق نے ترتیب یوں بیان کی ہے۔

ارضع الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امہ سبعة ایام ثم ثوبیة ثم برکه ام ایمن ثم حلیمه

(اتحاف الوریٰ ۱: ۵۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آپ کی والدہ ماجدہ نے سات دن پھر حضرت ثویبہ نے پھر حضرت ام ایمن نے اور پھر حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے دودھ پلایا۔

مولانا احمد رضا قادری نے بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی رضاعی ماؤں میں شامل کیا ہے اپنی کتاب شمول الاسلام میں تحریر کرتے ہیں:

"مرضعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (حضور کو دودھ پلانے والی) کا نام پاک برکت اور کنیت ام ایمن کہ یہ بھی یمن و برکت و راستی دقوت یہ اجلہ صحابیات سے ہوئیں۔"

(شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام، ۲۲)

مگر امام زرقانی فرماتے ہیں:

والمشهور انها من الحواضن لا المراضع۔

(زرقانی، ۱: ۱۳۷)

مشہور یہی ہے کہ حضرت ام ایمن خدمت کرنے والی خواتین میں شامل ہیں نا کہ دودھ پلانے والی خواتین ہیں۔

یہی الفاظ شیخ محمد بن یوسف الصالحی کے ہیں:۔

(سبل الھدیٰ، ۱: ۶۰م)

Marfat.com

لہٰذا درست یہی ہے کہ آپ رضاعی والدہ نہیں ہاں منہ بولی ماں ہیں۔

حضرت ام ایمن اور سفرِ مدینہ

جب آپ کی والدہ محترمہ مدینہ طیبہ میں اپنے والدین کو ملنے تشریف لے گئیں تو اُن کے ساتھ حضور کے علاوہ یہ خاتون (ام ایمن) بھی تھیں۔ ایک ماہ وہاں ٹھہرنے کے بعد جب واپس مکہ روانہ ہوئے تو راستہ میں مقام ابواء (جحفہ کے قریب) پر آپ کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا کا وصال ہوگیا اور وہیں آپکی تدفین ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ام ایمن ہی حضور کو لے کر مکہ معظمہ آئی تھیں۔

وصال کا منظر

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے وصال کا وقت آیا تو حضور ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی والدہ ماجدہ نے آپ کے چہرۂ اقدس کو دیکھا اور یہ اشعار پڑھے اور الوداع کہا:

بارک اللہ فیک من غلام — یا ابن الذی من حولۃ الحمام
فانت مبعوث الی الانام — من عند ذی الجلال والاکرام
تبعث فی الحل و فی الحرام — تبعث فی التحقیق والاسلام
دین ابیک البر ابراھیم — فاللہ انھاک عن الاصنام

(اے یتیم بیٹے اللہ تجھے برکت عطا فرمائے۔ اللہ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے تو تمام مخلوق کی طرف نبی ہے تو تمام روئے کائنات کے لیے اسلام جیسے دین کا اعلان کرنے والا ہے اور اپنے والد ابراہیم کے اعلیٰ دین کا، کہ اللہ نے بتوں کی عبادت سے منع فرمایا ہے)

Marfat.com

والدہ محترمہ کے اقوالِ زریں

اس کے بعد فرمایا : "ہر زندہ پر موت آنے والی ہے ۔ ہر نیا بوسیدہ ہونے والا ہے، ہر بڑا فنا ہو جائے گا ۔ میں فوت ہو جاؤں گی مگر میرا ذکر باقی رہے گا ۔ یقیناً میں نے پاکیزہ بیٹا جنا ہے اور میں تمام مخلوق کے لیے خیر و برکت چھوڑے جا رہی ہوں ۔ (المواہب اللدنیہ ، ۱: ۱۶۹)

یہ اِس اُمت کے نبی ہیں

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ہم آپ کی والدہ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں تھے تو اس وقت اہلِ کتاب میں سے جو عالم بھی حضور علیہ السلام کو دیکھتا وہ پکار اٹھتا یہ تو اللہ کے نبی ہیں ۔

امام ابونعیم نقل کرتے ہیں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا مجھے ایک یہودی ملا ۔ اس نے مجھے خوب اچھی طرح دیکھا پھر چلا گیا ۔ ایک دن تنہائی میں مجھے اس نے پوچھا اے بچے تیرا نام کیا ہے ۔ میں نے بتایا " احمد " پھر اس نے میری پشت دیکھی ۔ میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا ۔

ھذا نبی ھذہ الامۃ یہ بچہ اس امت کا نبی ہے ۔

پھر اس نے میرے ننھیال کو خبر دی تو جب میری والدہ کو اطلاع ملی تو انہوں نے مدینہ طیبہ سے فی الفور واپسی کا ارادہ کر لیا ۔

(دلائل النبوۃ ، ۱ : ۱۶۳)

حضرت ام ایمن سے مروی ہے کہ ایک دن دو یہودی علماء آئے اور کہنے لگے ہم محمد دیکھنا چاہتے ہیں ۔ جب انہوں نے آپ کی زیارت کی تو ایک دوسرے سے کہنے

Marfat.com

ھذا نبی ھذہ الامة و ھذہ دار الھجرة۔	یہ اس امت کے نبی ہیں اور یہ شہر ان کی ہجرت کا مقام ہے۔

(دلائل النبوۃ)

اعلانِ نبوت سے پہلے ایمان

شیخ احمد شہاب الدین الخفاجی مذکورہ مرویات کو دلیل بناتے ہوئے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے بارے میں رقم طراز ہیں:

کانت تحبه وتحضنه وامنت به صلی الله علیه وسلم قبل بعثته لان امه ذهبت به لاخواله بنی النجار بالمدینه واقامت شهرًا عندهم فکان الیهود یختلفون وینظرونه فسمعتهم ام ایمن یقولون هذا نبی هذه الامة فرق ذلك فی قلبها فهی اول من امنت به صلی الله علیه وسلم۔ (نسیم الریاض، ۲: ۲۰۴)	ام ایمن آپ کی آیا ہیں۔ انہیں آپ سے بہت زیادہ محبت تھی وہ آپ پر اعلانِ نبوت سے پہلے سے ایمان لا چکی تھیں کیونکہ آپ کی والدہ حضور کو لے کر آپ کے ننھیال مدینہ طیبہ گئی تھیں۔ وہاں ایک ماہ تک مقیم رہیں یہود آپ کو دیکھنے آتے تھے۔ تو ام ایمن نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا "یہ بچہ اس امت کا نبی ہے" تو اس بات نے ام ایمن کے دل میں گھر کر لیا تو یہ حضور پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون ہیں۔

ام ایمن "کنیت کی وجہ

حضور علیہ السلام نے انہیں آزاد کر کے قبیلہ بنو حارث کے ابن زید بن عمرو سے

Marfat.com

ان کا نکاح کر دیا ۔ ان کے ہاں بیٹا ہوا ۔ جن کا نام ایمن رکھا گیا ۔ اس پہ ان کی کنیت ہے ۔ ان کی وفات پر حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کروا دیا ۔ اُن کے بطن حضرت اسامہ بن زید پیدا ہوئے ۔ حضرت ام ایمن کے صاحبزادے حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے صحابی اور آپ کے خدام میں شامل ہیں ۔ حضور علیہ السلام کے وضو کا برتن ان کے پاس ہوتا تھا ۔ اسی وجہ سے انہیں "صاحبِ مطہرہ" کہا جاتا ہے ۔ غزوۂ حنین کے موقع پہ یہ شہید ہوئے ۔

حضرت ام ایمن کا احترام و اکرام

جن خواتین کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ احترام و اکرام فرماتے ان میں ام ایمن برکہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں ۔ اکثر ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ علیہ وسلم حضرت ام ایمن کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو میں بھی ساتھ چلا گیا ۔ انہوں نے ایک برتن میں آپ کی خدمت میں پینے والی چیز پیش کی مگر آپ نے عذر کی بنا پہ اسے نہ لیا ۔ چونکہ وہ آپ کی رضاعی والدہ تھیں اس لیے

فجعلت تصخب علیه و تذمر علیه ۔ — انہوں نے اس پہ ناراضگی کا اظہار کیا ۔

(المسلم ، باب فضائل ام ایمن)

سیّدنا ابوبکرؓ کا معمول

حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے ۔ حضرت انس ہی سے مروی ہے کہ ایک

Marfat.com

دن حضرت ابو بکر نے حضرت عمر فاروق سے فرمایا :

انطلق بنا الی ام ایمن نزورها کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورها۔

کہ چلیں حضرت ام ایمن سے ملاقات کر آئیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے۔

جب دونوں حضرات ان کے ہاں پہنچے تو انہوں نے دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔

ان سے پوچھا گیا :

ما یبکیک ؟ ما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیوں روتی ہیں ! جانتی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہیں جو اس دنیا سے کہیں بہتر ہے۔

یہ سن کر انہوں نے فرمایا :

انی لاعلم ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء۔

یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ وہاں آپ اعلیٰ مقام پہ فائز ہیں لیکن میں اس لیے روتی ہوں کہ اللہ پاک کی عظیم نعمت وحی سے ہم محروم ہو گئے جو کہ آپ کے سبب صبح و شام میسر آتی تھی۔

جب ان حضرات نے یہ بات سنی ،

فجعلا یبکیان معها۔

تو ان دونوں نے بھی یادِ محبوب میں رونا شروع کر دیا۔

(مسلم، باب فضائل ام ایمن)

Marfat.com

یہ میری والدہ کے بعد میری والدہ ہیں

حضور انہیں اپنی والدہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کرتے :

ھی امی بعد امی ۔
میری والدہ کے بعد یہ میری والدہ ہیں

(نسیم الریاض ، ۳ : ۴۲۰)

آپ کے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک رات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں پیشاب فرمایا مجھے پیاس محسوس ہوئی ۔ اٹھی ،

فشربت ما فیھا وانا لا اشعر انه بول لطیب رائحته ۔
میں نے اس پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا اور مجھے پیاری پیاری مہک کی وجہ سے پیشاب محسوس تک نہ ہوا ۔

صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ فلاں برتن میں پیشاب ہے ۔ اسے باہر پھینک دو ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تو میں نے پانی سمجھ کر پی لیا ہے ۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مسکرائے کہ آپ کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا : اے ام ایمن

واللہ لا یبجعن بطنک
آج کے بعد تیرے بطن کو کوئی بیماری عارض نہ ہوگی ۔

(المواہب مع الزرقانی ، ۴ : ۲۳۱)

آسمان سے پانی کا ڈول آنا

ابن سعد نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل میں حضرت عثمان بن قاسم سے

Marfat.com

بیان کیا ہے کہ جب انہوں نے ہجرت کی تو انہیں روحا سے پہلے مقام منصرف پر شام ہو گئی۔ سخت پیاس لگی۔

فدلی علیہا من السماء	تو ان پر آسمان سے سفید رسی کے
دلو من ماء برشاء ابیض۔	ساتھ پانی کا ڈول اتر آیا۔

انہوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ اس کے بعد فرمایا کرتی تھیں:

ما اصابنی بعد ذلک عطش	اس کے بعد مجھے پیاس نہیں لگی۔ میں
ولقد تعرضت للصوم	نے گرمیوں کے دنوں میں بھی روزہ
فی الھواجر فما عطشت	رکھا مگر یہ پانی پی لینے کے بعد کبھی پیاس
بعد تلک الشربۃ۔	قریب نہ آئی۔

(زرقانی، ۱ : ۱۸۸)

حضرت ام ایمن کا وصال

ان کے وصال کے بارے میں دو طرح کی روایات ہیں:

۱۔ اُن کا وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پانچ ماہ بعد ہو گیا۔ امام مسلم اور ابن السکن نے امام زہری سے نقل کیا ہے۔

انها ماتت بعده صلی اللہ	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پانچ
تعالیٰ علیہ وسلم بخمسة اشھر	ماہ کے بعد یہ فوت ہو گئیں۔

(المسلم)

۲۔ امام واقدی کی رائے یہ ہے کہ ان کا وصال خلافت عثمانی میں ہوا۔ اس قول کو ترجیح حاصل ہے کیونکہ ابن سعد نے سند صحیح کے ساتھ طارق بن شہاب سے نقل کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ بہت روئیں۔ پوچھا تو فرمایا:

Marfat.com

الیوم وھی الاسلام۔ آج اسلام کمزور ہو گیا ہے۔

(الطبقات ۳: ۲۶۹)

امام زرقانی اس روایت کو ترجیح دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وھذا موصول نھو اقوی من خبر الزھری المرسل واعتمد ابن مندہ وغیرہ قول الواقدی وزاد ابن مندہ انھا ماتت بعد عمر بعشرین یوما۔

یہ روایت متصل ہونے کی وجہ سے مرسل زہری سے قوی ہے۔ محدث ابن مندہ وغیرہ نے واقدی کے قول پر ہی اعتماد کیا اور کہا کہ ان کا وصال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیس دن بعد ہوا۔

(زرقانی ۱: ۱۶۲)

Marfat.com

آپ کے رضاعی بہن بھائی

گذشتہ صفحات آپ کی رضاعی ماؤں کے تذکرہ پر مشتمل ہیں۔ اب ہم آپ کے رضاعی بھائی بہنوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں:

۱۔ سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے حضور سے پہلے آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا۔ اسی طرح قبیلہ سعد کی اس خاتون نے جو حضرت حمزہ کی رضاعی والدہ ہیں ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا تھا۔ لہٰذا حضرت حمزہ آپ کے دوہرے رضاعی بھائی قرار پائے۔

شیخ ابن قیم لکھتے ہیں:

فكان حمزة رضيع رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجهين من وجهة ثويبة ومن جهة السعدية	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو طرح سے رضاعی بھائی ہیں۔ ایک حضرت ثویبہ اور دوسرے حضرت سعدیہ خاتون کی وجہ سے۔
(زاد المعاد، ۱: ۱۹)	

حضرت حمزہ کے رضاعی بھائی ہونے کا ذکر

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی ہونے کا تذکرہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنے چچا حمزہ کی بیٹی سے عقد فرمالیں تو اس وقت آپ نے فرمایا:

Marfat.com

انها لا تحل لی انها ابنت اخی ارضعتنی واباها ثویبۃ
(الوفا ، ۱ : ۱۰۷)

وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور ان کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔

۲۔ حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ

انہیں بھی حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا نے حضور کے بعد اپنا دودھ پلایا جس کی بنا پر یہ آپ کے رضاعی بھائی ٹھہرے۔ ان کے رضاعی بھائی ہونے کا تذکرہ بھی رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا۔ بخاری و مسلم میں حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ میری درخواست ہے کہ میری ہمشیرہ ابوسفیان کی بیٹی عزۃ سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند ہے؟ عرض کیا ہاں کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ وہ بھی اس خیر میں میرے ساتھ شریک ہوجائے۔ آپ نے فرمایا:

فان ذلک لا یحل لی۔

وہ میرے لیے حلال نہیں۔

عرض کیا یارسول اللہ سنا ہے آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

انها لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انها لابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی واباسلمۃ ثویبۃ
(البخاری، کتاب النکاح)

اگر وہ میری گود میں نہ بھی پلی ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔

Marfat.com

۳۔ مسروح بن ثویبہ

جب حضرت ثویبہ نے حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا تو اس وقت ان کا حقیقی بیٹا مسروح بھی حالتِ رضاعت میں تھا۔ اسی مبارک نسبت سے وہ بھی آپ کا رضاعی بھائی بنا۔ فتح خیبر کے بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ عنہا کا جب انتقال ہوگیا تو،

فسأل عن ابنها مسروح	تو حضور نے اس کے بیٹے مسروح کے
فقیل قد مات۔	بارے میں پوچھا تو عرض کیا گیا کہ
(سبل الہدیٰ ۱، ۴۵۹)	فوت ہوچکا ہے۔

۴۔ عبداللہ بن حارث

یہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بیٹے ہیں:

و هو الذی شرب مع	انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
النبی صلی اللہ علیہ	کے ساتھ دودھ پیا تھا۔
وسلم۔	

امام بیہقی نے شیخ علائی کی سند سے ان کا نام ضمرہ بیان کیا ہے۔

(سبل الہدیٰ، ۱: ۴۶۴)

حضرت عبد .. کے ایمان لانے کا واقعہ

ابنِ سعد نے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے رضاعی بھائی اعلانِ نبوت کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ

Marfat.com

اتری ان یکون بعث ؟ آپ کا خیال ہے کیا ہم دوبارہ زندہ ہوں گے ! یعنی کیا قیامت ہے ؟

آپ نے فرمایا :

اما والذی نفسی بیدہ لاخذت بیدک یوم القیامۃ ولاعرفنک ۔ ہاں قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ہاتھ پکڑوں گا قیامت کے روز اور تجھے پہچانوں گا۔

راوی کہتے ہیں جب حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو ایمان لے آئے اور روتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے ۔

انا ارجو ان یاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدی یوم القیامۃ فانجو ۔ میں امیدوار ہوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت میرا ہاتھ پکڑیں گے اور میں نجات پا جاؤں گا ۔

(زرقانی ، ۱ : ۱۴۲)

رہی یہ بات کہ یہ واقعہ بعینہٖ ان کے والد حارث سے بھی منسوب ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیان ہوا تو اس کا جواب حافظ ابنِ حجر نے الاصابہ میں یہی دیا ہے :

ویحتمل ان یکون ذلک وقع للاب والابن ۔ ممکن ہے ایسا واقعہ والد اور بیٹے دونوں کے ساتھ پیش آیا ہو ۔

(زرقانی ، ۱ : ۱۴۳)

۵ ۔ حفص بن حارث

حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں ان کے بارے میں لکھا ہے :

Marfat.com

حفص بن حلیمہ السعدیہ التی ارضعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخو النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الرضاعۃ۔

(الاصابہ، ۲ : ۳۵)

حفص کو بھی حضرت حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا ہے اس لیے وہ بھی حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ٹھہرے

۶۔ امیہ بنتِ حارث

ان کا تذکرہ امام ابو سعد نیشاپوری نے شرف المصطفیٰ میں کیا ہے کہ یہ آپ کی رضاعی بہن ہیں اور حافظ ابنِ حجر نے اسے ثابت و برقرار رکھا ہے۔

۷۔ حذافہ المعروف شیما بنتِ حلیمہ

ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔

جدامہ۔ جیم پر پیش، دال الف اور میم ہا (الطبقات الکبریٰ ۱ : ۱۱۰)

حذافہ۔ حا پر پیش، ذال اور فا (الاستیعاب ۴ : ۱۷۴)

شیخ خشنی کے نزدیک یہی رائے صواب ہے۔ (زرقانی ۱ : ۱۴۶)

خذامہ۔ خا کے نیچے زیر اور ذال (سبل الہدیٰ ۱ : ۴۶۲)

الوفا میں ان کا نام حذامہ ہے۔ (الوفا ۱ : ۱۲۹)

کتاب المعارف میں جذامہ بھی آیا ہے

جس نام سے یہ مشہور ہیں وہ الشیماء ہے۔ (شین پر زبر اور یا ساکن) ہے۔ بعض روایات میں بغیر یا کے بھی ہے۔ (زرقانی ۱ : ۱۴۶)

ابن اسحاق، یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں، کہ یہ اپنے اصل نام کے بجائے
وھی الشیماء غلب علیھا — شیما کے نام سے ہی معروف ہیں اور
ذلک فلا تعرف فی قومھا الا — اپنی قوم میں اسی نام سے مشہور تھیں
بہ۔ (الاستیعاب، ۴: ۲۷۸)

حضرت شیماء کا نسب

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بیٹی ہیں۔ ان کے والد کا نام حضرت حارث ہے۔ ابن اثیر نے ان کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا۔

شیما بنت حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن بکر بن ہوازن۔

(اسد الغابہ، ۷: ۱۶۲)

حضور کی خدمت

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے حضور کو اپنے ہاں پرورش اور رضاعت کے لیے لے جا کر اپنے گھر، اپنی ذات اور اپنے خاندان کو دنیا و آخرت کی نعمتوں اور بھلائیوں سے مالا مال کیا تو ان کی بڑی بیٹی حضرت شیما رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش خدمت و تربیت اور دیکھ بھال میں اپنی والدہ کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔ جب حضرت حلیمہ گھر کے دیگر کاموں میں مصروف ہوتیں تو حضرت شیما حضور کو اٹھائے اٹھائے پھرا کرتی تھیں۔ بہلاتیں، نہلاتیں دھلاتیں اور کپڑے بدلا کرتیں۔

(حضور کا بچپن ۶۶)

امام محمد بن یوسف الصالحی ان کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

ان الشیماء کانت تحضن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع امہا۔	حضرت شیما اپنی والدہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

(سبل الھدیٰ ۱: ۲۶۲)

سیدہ حلیمہ اور حضور کی جدائی

جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے دیگر بچے بکریاں چرانے جاتے تھے مگر اصرار کے باوجود حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نہ جانے دیتیں تھیں۔

ابن سعد، ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بکریاں چرانے جانا تو کجا کسی ایسی جگہ بھی نہ جانے دیتیں جو تھوڑی سی دور ہو۔

کانت حلیمۃ لاتدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذھب مکانا بعیدًا۔	سیدہ حلیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی دور بھی نہیں جانے دیتی تھیں۔

(المواہب اللدنیہ ۱: ۱۵۵)

حضرت شیماء اور حضور پر بادل کا سایہ

ایک دن حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کسی کام میں مصروف ہوگئیں۔ حضور اپنی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت بکریوں کے ریوڑ میں تشریف لے گئے۔ جب سیدہ کو پتہ چلا تو تلاش کے لیے نکلیں۔ ہمشیرہ شیما کے ساتھ آپ کو دیکھ کر کہنے لگیں:

Marfat.com

فی ھذا الحر!
شیما نے عرض کیا اے امی جان
ما وجد اخی حرا رأیت
غمامۃ تظل علیہ اذا وقف
وقفت واذا سار سارت
حتی انتھی الی ھذا
الموضع۔
(المواہب، ۱: ۱۵۵)

اتنی گرمی میں انہیں یہاں کیوں لائی ہو!
بھائی جان کو دھوپ نہیں لگی میں نے ان پر بادل کو سایہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جب یہ چلتے تو بادل بھی چلتا جب آپ رکتے بادل بھی رک جاتا یہاں تک کہ ہم اس مقام تک آئے ہیں۔

امام زرقانی یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ بادل کا آپ پر سایہ کرنا ثابت نہیں ہرگز درست نہیں۔

وفیہ اظلال الغمام لہ صلی
اللہ علیہ وسلم فھو حجۃ علی
من انکرہ قال ابن جماعۃ
من ذھب الی ان حدیث
اظلال الغمام لم یصح بین
المحدثین فھو باطل نعم
لم یکن کما قالہ السخاوی
وغیرہ دائما۔
(زرقانی، ۱: ۱۴۸)

اس روایت میں واضح دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل سایہ کرتا تھا۔ اور یہ اس کے منکرین کے خلاف حجت ہے۔ امام ابن جماعۃ فرماتے ہیں کچھ لوگوں کا یہ قول کہ محدثین کے ہاں بادل کا سایہ والی کوئی حدیث صحیح نہیں، باطل ہے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سایہ دائمی نہ تھا۔ جیسا کہ امام سخاوی وغیرہ نے کہا ہے۔

یعنی اگرچہ بادل دائماً سایہ فگن نہ ہوتا تھا مگر بچپن میں سیدہ حلیمہ کے ہاں اور

Marfat.com

ملک شام کی طرف سفر تجارت کے وقت بادل نے آپ پر سایہ کیا، یہ روایات سے ثابت ہے۔

بعض لوگوں کا رد

حافظ ابن الحجر الاصابہ میں محدث ابن مندہ سے نقل کرتے ہیں کہ جدامہ المعروف بالشیما سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہما کی بیٹی نہیں بلکہ ہمشیرہ ہیں۔

جدامة اخت حليمة مرضعة	جدامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی
النبي صلى الله عليه وسلم	والدہ سیدہ حلیمہ کی ہمشیرہ لگتی ہیں اور
لقبها الشيماء۔	لقب شیما ہے۔

(الاصابہ، ۴: ۲۵۹)

تو اس حوالے سے حضرت شیما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمشیرہ نہیں بلکہ رضاعی خالہ بنتی ہیں لیکن دیگر اہل سیر نے اس بات کا انکار کرتے ہوئے انہیں ہمشیرہ ہی قرار دیا ہے اور یہی بات قرین قیاس ہے کیونکہ مذکورہ اور آئندہ واقعات میں اس بات پر تصریح ملتی ہے کہ حضرت شیما رضی اللہ عنہ نے یہی اظہار کیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ہمشیرہ ہوں۔

دونوں اقوال میں تطبیق

حافظ ابن حجر ان دونوں اقوال میں تطبیق کی کوشش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: کہ اولاً تو یہ ہے:

ان كان ما ذكره ابن	اگر ابن مندہ کی ذکر کردہ بات محفوظ
منده محفوظاً احتمل ان	ہے تو ہو سکتا ہے کہ سیدہ حلیمہ کی بیٹی

Marfat.com

تکون بنت حذیمة سمیت باسم خالتھا ولقبت لقبھا — کا نام اور لقب اس کی خالہ کے نام اور لقب پر ہو۔

اور ثانیاً یہ ہے کہ

انھم لم یتفقوا علی ان اسم الشیماء جدامة بالجیم والمیم بل جزم ابوعمر بانھا حذافة بالمھلة والفاء وجزم ابن سعد بالاول۔ — اہل سیر کا اس پر اتفاق نہیں ہے کہ شیما کا نام جدامہ ہی ہے بلکہ شیخ ابوعمر کے نزدیک ان کا نام حذافہ ہے جبکہ ابن سعد کے ہاں جدامہ ہے۔

(الاصابہ ، ۴ : ۲۵۹)

حضور اور حضرت شیماء کی لوریاں

حضرت شیماء اپنے پیارے بھائی ننھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لیا کرتیں۔ اور کھلایا کرتی تھیں۔ جیسے مائیں بہنیں بچوں کا دل بہلانے کے لیے مختلف لوریاں سناتی ہیں اسی طرح حضرت شیماء بھی حضور کو لوریاں سنایا کرتی تھیں۔ الاصابہ اور الزھر میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن المعلی کی کتاب الترقیص سے نقل ہے کہ حضرت شیماء حضور کو ان اشعار سے لوریاں دیتی تھیں :-

یا ربنا ابق اخی محمدا ، حتی اراہ یافعا وامردا

(اے ہمارے رب میرے بھائی محمد کو سلامت رکھ تاکہ ہم اس کی جوانی کا عالم بھی دیکھیں)

واکبت اعادیہ معاً والحسدا واعطہ عزا یدوم ابدا

(اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو رسوا فرما اور اسے ایسی عزت عطا فرما جو تا ابد قائم رہے)

Marfat.com

الزہر میں یہ اضافہ ہے ۔

هذا اخ لی لم تلده امی　　ولیس من نسل ابی دعمی

(یہ میرا ایسا بھائی ہے جسے میری والدہ نے نہیں جنا اور نہ یہ میرے والد و چچا کی نسل سے ہے)

فدیته من مخول نعم　　فانمه اللهم فیما تمی

(میں قربان ایسے اعلیٰ خاندان اور اعمال والے پر اے اللہ ان کی اولاد اور متبعین میں خوب اضافہ فرما)

بعض نے یہ اشعار بھی نقل کئے ہیں :

محمد خیر البشر　　ممن مضی و من غبر

(اور سب انسانوں سے افضل ہیں خواہ وہ پہلے ہو چکے یا موجود اور آنے والے ہیں ۔

من حج منهم او اعتمر　　احسن من وجه القمر

(ان میں سے خواہ حاجی ہے یا عمرہ کرنے والا ۔ حضور چاند کے چہرے سے بھی خوبصورت ہیں ۔

من کل انثی و ذکر　　من کل شهوب اغبر

(اور ہر مذکر و مؤنث سے افضل ہیں اور ہر عیب و نقص سے پاک ہیں)

(سبل الهدیٰ والرشاد ۱، ۴۶۴)

میں تمہارے نبی کی ہمشیرہ ہوں

شوال آٹھ ہجری میں غزوۂ حنین پیش آیا ۔ بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل نے طائف کی جاگیروں کے لالچ میں چار ہزار جنگجوؤں کے ساتھ مکہ پر حملہ کا قصد کیا ۔ دوسری

Marfat.com

طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے ساتھ مکہ سے نکل کر وادی حنین میں تشریف فرما ہوئے ۔ ایک خونریز جنگ کے بعد دشمنوں کو شکست فاش ہوئی ۔ غزوۂ حنین کے قیدیوں کی تعداد چھ ہزار تھی ۔ ان قیدیوں میں حضرت شیما بھی تھیں ۔

جب گرفتار کرنے والوں نے جنگی قیدیوں پر کچھ سختی کی تو فرمانے لگیں ، تم جانتے ہو

انا اخت صاحبکم ۔ میں تمہارے آقا کی ہمشیرہ ہوں ۔

میرے ساتھ ادب سے پیش آؤ ۔ انہوں نے یقین نہ کیا اور کہا اس سلسلہ میں کوئی علامت و نشانی بتاؤ ۔ انھوں نے کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے چلو ۔ صحابہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے ۔ عرض کرنے لگیں ۔

یا محمد انا اختک و عرفته بعلامة عرفها — اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کی بہن ہوں اور اس پر ایک علامت بیان کی جس سے آپ نے پہچان لیا ۔

حضور کی آنکھوں میں آنسو

آپ نہایت خوش ہوئے ، خوش آمدید فرماتے ہوئے ،

بسط رداءہٗ فاجلسها علیہ و دمعت عیناہ — اپنی چادر انور بچھا دی اور انہیں اوپر بٹھایا اور آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو آ گئے ۔

اسلام لا کر واپس قبیلہ میں

تفصیلی حال و احوال جان لینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

Marfat.com

فرمایا اب تمہاری پسند ہے۔ واپس اپنے قبیلہ میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو۔ میں ہمیشہ صلۂ رحمی کروں گا۔ اور اگر ہمارے ہاں ٹھہرنا چاہو تو ہم تمہیں نہایت ہی اعزاز واکرام کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

فاسلمت واعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم نعما وشاة وثلاثة اعبد وجارية۔	انہوں نے اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہت سی بکریاں اور تین غلام اور لونڈیاں عطا کیں۔

(الاصابہ ۴ : ۳۴۴)

سعد بن بکر سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس موقعہ پر ایک غلام (جس کا نام مکحول تھا) اور ایک لونڈی عطا فرمائی۔

فزوجت احداهما الاخرى فلم يزل فيهم من نسلهم بقية۔	انہوں نے ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دیا جس سے ان کی نسل چلی۔

(الاصابہ ۴ : ۳۴۴)

غالباً اس کی حکمت قبیلہ میں اسلام کی تبلیغ ہی تھی۔ گویا مسلمانوں کی سفیر بن کر قبیلہ میں واپس گئیں۔

بجاد کے لیے حضرت شیما کی سفارش

محترمہ شہناز کوثر اپنی تحقیقی کتاب "حضور کا بچپن" میں لکھتی ہیں کہ قبیلہ بنی سعد کا ایک شخص جس کا نام بجاد تھا اس کے پاس ایک مسلمان آیا تو بجاد نے اسے پکڑ کر اس

Marfat.com

کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور پھر اسے آگ سے جلا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو حکم دیا کہ اسے گرفتار کریں۔ اسلامی فوج نے حسب ارشاد عمل کرتے ہوئے بجاد کو قید کر لیا۔ جب شیما اپنے مقام پر واپس آئیں تو ہوازن کی عورتوں نے ان سے بجاد کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آکر آپ سے عرض کیا کہ بجاد کو بخش دیا جائے اور اس کا قصور معاف کر دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی بہن کی اس خواہش کو پورا کرتے ہوئے بجاد کو معاف کر دیا۔ (تلخیصاً)

(حضور کا بچپن، ۷۲)

ابن ہشام کے مطابق اسی بجاد کی گرفتاری کے موقعہ پر جو لوگ گرفتار ہو کر آئے ان میں حضرت شیما بھی تھیں۔ اور انہوں نے مجاہدین سے کہا تمہیں علم ہونا چاہیئے میں تمہارے نبی کی بہن ہوں۔

(ابن ہشام، ۲: ۴۵۸)

رضاعی چچا ابو ثروان کی حضور سے ملاقات اور تاثرات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے موقعہ پر حاصل شدہ مال غنیمت کو میدان جنگ سے دور جعرانہ کے مقام پر بھیج دیا شاید اسے چھڑانے کے لیے ان کے قبیلہ کا کوئی وفد آجائے۔ آپ نے غزوۂ طائف کے بعد عمرہ ادا کیا اور پھر جعرانہ تشریف لائے۔ جب کئی دن گزر گئے اور کوئی وفد نہ آیا تب وہ مال مجاہدین میں بانٹا گیا۔ جب مالِ غنیمت بٹ گیا تو قبیلہ ہوازن کا وفد آپہنچا۔ جو چودہ افراد پر مشتمل تھا اور وہ تمام کے تمام مسلمان ہو کر آئے تھے۔ اس کے سربراہ زہیر بن صرد تھے۔

ابن سعد لکھتے ہیں:

وفی الوفد عم النبی صلی　　اس وفد میں ابو ثروان نامی شخص

Marfat.com

اللّٰہ علیہ وسلم من الرضاعۃ ابو ثروان ۔ بھی تھے جو حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے رضاعی چچا ہیں ۔

انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللّٰہ ہم پر جو مصیبت آئی ہے آپ سے ڈھکی چھپی نہیں۔ ان قیدیوں میں وہ بزرگ خواتین ، آپ کی رضاعی خالائیں چچیاں بھی ہیں جنہوں نے آپ کو پالا پوسا ہے ۔ جن کی گود میں آپ رہے ۔

لقد رأیتك مرضعًا فما	میں نے آپ کو حالتِ رضاعت میں
رأیت مرضعًا خیرًا منك و	دیکھا اس حالت میں آپ سے بڑھ کر
رأیتك فطیمًا فما رأیت فطیمًا	کوئی بچہ نہیں دیکھا ۔ آپ کو اس کے بعد
خیرًا منك ثم رأیتك شابًا	بھی سب سے بہتر ہی دیکھا ۔ پھر حالت
فما رأیت شابًا خیرًا منك	جوانی میں دیکھا آپ سے بہتر کوئی جوان
فامنن علینا من اللّٰہ علیك	نہیں دیکھا ۔ ہم پر احسان فرمایئے ۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ پر احسان فرمائے گا ۔

پھر وفد کے سربراہ زہیر بن صرد نے بھی اسی رضاعی رشتہ کا ذکر کیا اور کرم کی درخواست کی ۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا ۔ جب تم میں سے کوئی نہ پہنچا تو ہم نے مال تقسیم کر دیا ۔ اب تم یہ فیصلہ کرو کہ تمہیں اپنا مال واپس لینا زیادہ محبوب ہے یا قیدی واپس لینا ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ ہمارے قیدی واپس کرادیں ۔ فرمایا جو میرا اور بنو عبدالمطلب کا حصہ ہے وہ تو میں واپس کرتا ہوں اور لوگوں سے بھی تمہارے لیے کہتا ہوں ۔ تم ایسا کرو جب میں ظہر کی نماز پڑھا لوں تو تم کھڑے ہو کر صحابہ کے سامنے یہ کلمات کہنا ۔

نستشفع برسول اللّٰہ الی	اے مسلمانو! ہم تمہیں رسول اللّٰہ کا
المسلمین و بالمسلمین الی	واسطہ اور رسول اللّٰہ کی خدمت میں

Marfat.com

رسول اللہ۔ تمہارا واسطہ پیش کرتے ہیں۔

میں کھڑے ہوکر اپنے حصہ کی واپسی کا اعلان کردوں گا اور لوگوں سے بھی واپسی کا کہہ دوں گا۔ جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی وفد کا سربراہ کھڑا ہوگیا اور اس نے لوگوں کے سامنے حضور کا واسطہ دے کر سوال کیا تو تمام انصار و مہاجرین نے ان کے قیدی اور تمام مال واپس کردیا۔

(ابن سعد، ۱: ۱۱۵)

روایات کے مطابق چھ ہزار قیدی اور تقریباً پچاس کروڑ درہم کا مال واپس کیا گیا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں

مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ پنجاب
1-فصیح روڈ اسلامیہ پارک لاہور، فون 7594003

Marfat.com